Over 200K+ Followers
09 TO 15 FEBRUARY, 2026 | ☆☆☆ ۹ تا ۱۵ فروری ۲۰۲۶
عوام۔نظام اور ایوان
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم
ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاکستان واچ
PAKISTAN WATCH

جدید ترین آرٹلری سسٹم کی تیاری
پاکستان اور سعودی عرب کا تاریخی معاہدہ

سونا نئی تاریخی بلندیوں کو چھو سکتا ہے، ماہرین۔۔۔

جدہ ٹاور: دنیا کی بلند ترین عمارت بنانے کا سعودی خواب تعبیر کے قریب

پاکستان کے معدنی شعبے میں عالمی شراکت داری کا نیا دور

ایس آئی ایف سی کی مؤثر حکمتِ عملی غیرملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال

Over 200K+ Followers on social media now shining in print too

جدید ترین آرٹلری سسٹم کی تیاری
پاکستان اور سعودی عرب کا تاریخی معاہدہ

فارن ڈیسک

پاکستان کی دفاعی صنعت کے لیے حالیہ دنوں میں ایک نہایت اہم اور دور رس نتائج کا حامل پیش رفت سامنے آئی ہے، جب سعودی عرب نے نیکسٹ جینیریشن آرٹلری سسٹم کی تیاری کے لیے پاکستان کو بڑا دفاعی ٹھیکہ دینے کا فیصلہ کیا۔ یہ معاہدہ محض ایک تجارتی یا تکنیکی تعاون نہیں بلکہ پاکستان کی عسکری صلاحیتوں، مقامی دفاعی صنعت اور بین الاقوامی اعتماد کا واضح ثبوت ہے۔

سعودی عرب اور پاکستان کے تعلقات ہمیشہ برادرانہ، اعتماد پر مبنی اور اسٹریٹجک نوعیت کے رہے ہیں۔ دونوں ممالک نے مشکل وقت میں ایک دوسرے کا ساتھ دیا، چاہے وہ دفاعی تعاون ہو، اقتصادی مدد یا سفارتی حمایت۔ موجودہ معاہدہ اسی دیرینہ تعلق کا تسلسل ہے، تاہم اس بار اس کی نوعیت کہیں زیادہ جدید، تکنیکی اور مستقبل کی جنگی ضروریات سے ہم آہنگ ہے۔

دفاعی صنعت میں پاکستان کی ابھرتی ہوئی شناخت

گزشتہ ایک دہائی کے دوران پاکستان نے دفاعی پیداوار کے شعبے میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ ہیوی انڈسٹریز ٹیکسلا، پاکستان آرڈیننس فیکٹریز، اور دیگر دفاعی اداروں نے نہ صرف ملکی ضروریات پوری کیں بلکہ برآمدی سطح پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ جے ایف-17 تھنڈر، جدید ٹینک اپ گریڈیشن پروگرامز، ڈرون ٹیکنالوجی اور اسمارٹ ویپن سسٹمز نے پاکستان کو دفاعی خود کفالت کے راستے پر گامزن کیا۔

سعودی عرب کی جانب سے آرٹلری سسٹم کے لیے پاکستان کا انتخاب اس بات کی علامت ہے کہ عالمی سطح پر پاکستان کی دفاعی ٹیکنالوجی کو سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔ یہ معاہدہ پاکستان کو ان چند ممالک کی صف میں لا کھڑا کرتا ہے جو جدید زمینی جنگی نظام ڈیزائن اور تیار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

نیکسٹ جینیریشن آرٹلری سسٹم کیا ہے؟

نیکسٹ جینیریشن آرٹلری سسٹم روایتی توپ خانے سے کہیں زیادہ جدید، درست اور ٹیکنالوجی سے لیس ہوتا ہے۔ اس میں لانگ رینج فائر پاور، ڈیجیٹل ٹارگٹنگ، خودکار لوڈنگ سسٹم، تیز رفتار تعیناتی اور نیٹ ورک سینٹرک وارفیئر کی صلاحیت شامل ہوتی ہے۔ جدید جنگی تقاضوں کے مطابق ایسے نظام دشمن پر برتری حاصل کرنے میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔

پاکستان کے لیے یہ ایک بڑا اعزاز ہے کہ اسے اس سطح کے نظام کی تیاری اور ترقی کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی انجینئرز، دفاعی ماہرین اور عسکری منصوبہ ساز جدید عالمی معیار پر پورا اترتے ہیں۔

سعودی عرب کی حکمت عملی اور پاکستان کا کردار

سعودی عرب خطے میں تیزی سے بدلتی ہوئی سلامتی کی صورتحال کے پیش نظر اپنی دفاعی صلاحیتوں کو جدید بنانے پر کام کر رہا ہے۔ وژن 2030 کے تحت سعودی قیادت دفاعی شعبے میں خود انحصاری اور قابلِ اعتماد شراکت داروں کے ساتھ تعاون کو ترجیح دے رہی ہے۔

پاکستان اس تناظر میں ایک فطری انتخاب بن کر سامنے آیا ہے۔ پاکستان نہ صرف ایک تجربہ کار عسکری قوت ہے بلکہ اس نے انسداد دہشت گردی، روایتی جنگ اور ہائبرڈ وارفیئر کے میدان میں عملی تجربہ حاصل کیا ہے۔ یہی تجربہ جدید دفاعی نظام کی تیاری میں ایک قیمتی اثاثہ ثابت ہوتا ہے۔

معاشی اور تکنیکی فوائد

اس معاہدے کے پاکستان پر مثبت معاشی اثرات مرتب ہوں گے۔ دفاعی پیداوار میں اضافے سے مقامی صنعت کو فروغ ملے گا، ہنرمند افرادی قوت کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور ٹیکنالوجی ٹرانسفر کے ذریعے مقامی صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا۔

دفاعی برآمدات کسی بھی ملک کے لیے نہ صرف زرِ مبادلہ کا ذریعہ ہوتی ہیں بلکہ عالمی سطح پر ساکھ بڑھانے کا بھی سبب بنتی ہیں۔ سعودی عرب جیسے اہم ملک کے ساتھ اس نوعیت کا معاہدہ پاکستان کے لیے مستقبل میں دیگر ممالک کے ساتھ دفاعی تعاون کے دروازے کھول سکتا ہے۔

علاقائی توازن اور سفارتی اہمیت

یہ معاہدہ خطے میں طاقت کے توازن کے تناظر میں بھی اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان کا ایک ذمہ دار، پیشہ ور اور دفاعی ٹیکنالوجی میں خود کفیل ملک کے طور پر ابھرنا جنوبی ایشیا اور مشرق وسطیٰ دونوں کے لیے استحکام کا عنصر بن سکتا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ دفاعی صلاحیت کو جارحیت کے بجائے دفاع اور امن کے لیے استعمال کیا ہے۔ سعودی عرب کے ساتھ یہ تعاون بھی اسی فلسفے کے تحت ہے، جس کا مقصد خطے میں عدم استحکام کے خطرات کا مقابلہ کرنا اور اپنے دفاع کو مضبوط بنانا ہے۔

عالمی اعتماد کی بحالی اور تسلسل

گزشتہ برسوں میں پاکستان کے بارے میں عالمی سطح پر مختلف بیانیے سامنے آتے رہے، تاہم دفاعی شعبے میں مسلسل کامیابیوں نے پاکستان کی اصل صلاحیت کو نمایاں کیا ہے۔ یہ معاہدہ اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ پاکستان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے، خاص طور پر جب بات حساس اور اعلیٰ سطح کی دفاعی ٹیکنالوجی کی ہو۔

یہ اعتماد اچانک پیدا نہیں ہوا بلکہ برسوں کی محنت، پیشہ ورانہ مہارت اور ذمہ دار ریاستی رویے کا نتیجہ ہے۔

ماہرین کے مطابق سعودی عرب کے ساتھ یہ دفاعی شراکت داری محض ایک منصوبے تک محدود نہیں رہے گی بلکہ مستقبل میں مشترکہ ریسرچ، کو-ڈیولپمنٹ اور دیگر دفاعی منصوبوں کی بنیاد بن سکتی ہے۔ اس سے پاکستان کو عالمی دفاعی مارکیٹ میں مزید جگہ بنانے کا موقع ملے گا۔

یہ پیش رفت پاکستان کے نوجوان انجینئرز، سائنسدانوں اور ٹیکنالوجی کے شعبے سے وابستہ افراد کے لیے بھی ایک حوصلہ افزا پیغام ہے کہ ملک میں اعلیٰ سطح کی مہارت کو نہ صرف سراہا جا رہا ہے بلکہ عالمی سطح پر اس کی مانگ بھی موجود ہے۔

سعودی عرب کی جانب سے نیکسٹ جینیریشن آرٹلری سسٹم کا ٹھیکہ پاکستان کو دینا ایک تاریخی اور علامتی فیصلہ ہے۔ یہ پاکستان کی دفاعی صنعت، تکنیکی مہارت اور بین الاقوامی ساکھ کا اعتراف ہے۔ یہ معاہدہ ثابت کرتا ہے کہ پاکستان محض ایک سیکیورٹی چیلنجز سے دوچار ملک نہیں بلکہ حل فراہم کرنے والا، قابلِ اعتماد اور جدید ریاست ہے۔ یہ کامیابی نہ صرف حال کا اعزاز ہے بلکہ مستقبل کی امید بھی ایک ایسا مستقبل جہاں پاکستان اپنی صلاحیتوں کے بل بوتے پر عالمی سطح پر باوقار مقام حاصل کرتا نظر آتا ہے۔

09 TO 15 FEBRUARY, 2026 ☆☆☆ ۹ تا ۱۵ فروری ۲۰۲۶

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم　ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ

PAKISTAN WATCH

https://www.facebook.com/ pakistanwatch.news

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی

● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین،

● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے
آسمان تھم جا تو پانی خشک ہو گیا اور کام تمام کر دیا گیا
اور کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری اور کہہ دیا گیا کہ
بے انصاف لوگوں پر لعنت۔
سورۃ ہود 11 - آیت نمبر 44

مجھے ہے حکم اذاں.................!

تازہ اعداد و شمار اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ ایس آئی ایف سی کے تحت کی جانے والی معاشی اصلاحات اب عملی نتائج دینے لگی ہیں، اور ملکی معیشت بتدریج استحکام کی جانب گامزن ہے۔
پاکستان بیورو آف اسٹیٹسٹکس کے مطابق جنوری 2026 میں پاکستان کی برآمدات پہلی بار 3** ارب ڈالر** کی حد عبور کر گئیں، جو ایک تاریخی پیش رفت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ درآمدات میں کمی آ کر ساڑھے 5 ارب ڈالر کے قریب رہیں، جو بیرونی ادائیگیوں کے دباؤ میں کمی کا واضح ثبوت ہے۔ ماہانہ بنیاد پر برآمدات میں 35 فیصد اضافہ اور درآمدات میں 5 فیصد کمی اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ پالیسی اقدامات وقتی نہیں بلکہ ساختی نوعیت کے ہیں۔ مالی سال کے پہلے سات ماہ کے دوران برآمدات 18 ارب ڈالر اور درآمدات 40 ارب ڈالر رہیں۔ اگرچہ تجارتی توازن ابھی مکمل طور پر مثبت نہیں ہوا، تاہم سمت واضح ہے اور رفتار حوصلہ افزا۔ خاص طور پر جنوری 2026 میں تجارتی خسارے کا 28 فیصد تک کم ہونا ایک بڑی کامیابی ہے، جو ماضی قریب میں کم ہی دیکھنے میں آئی۔ برآمدی شعبوں کا جائزہ لیا جائے تو ٹیکسٹائل بدستور ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، مگر اس بار خوش آئند پہلو یہ ہے کہ ویلیو ایڈڈ سیگمنٹ میں نمایاں بہتری دیکھی گئی۔ یہ رجحان اس بات کی علامت ہے کہ پاکستان خام مال کی برآمد سے آگے بڑھ کر قدر میں اضافے والی مصنوعات کی طرف جا رہا ہے، جو دیرپا معاشی استحکام کے لیے ناگزیر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسپورٹس، کیمیکل، فارماسیوٹیکل اور انجینئرنگ کے شعبوں میں برآمدات کا بڑھنا معیشت کی تنوع پذیری کا ثبوت ہے۔ ایس آئی ایف سی کے تحت سرمایہ کاری میں سہولت، پالیسی تسلسل اور بین الوزارتی ہم آہنگی نے نجی شعبے کا اعتماد بحال کیا ہے۔ یہی اعتماد پیداواری سرگرمیوں میں اضافے، برآمدی آرڈرز کی بحالی اور عالمی منڈیوں میں پاکستان کے سافٹ امیج کو مضبوط کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ تاہم اس مثبت پیش رفت کے باوجود یہ ضروری ہے کہ اصلاحات کا سفر رکے نہیں۔ برآمدی لاگت میں کمی، توانائی کی قیمتوں میں استحکام، اور کاروباری ماحول کی مزید بہتری آئندہ چیلنجز ہیں جن پر توجہ ناگزیر ہے۔ اگر یہی رفتار اور سنجیدگی برقرار رہی تو بعید نہیں کہ پاکستان نہ صرف تجارتی خسارے پر قابو پالے بلکہ علاقائی سطح پر ایک مضبوط برآمدی معیشت کے طور پر ابھرے۔ یہ وقت اطمینان کا نہیں بلکہ حوصلہ افزائی کے ساتھ مستقل مزاجی کا ہے، کیونکہ درست سمت میں اٹھایا گیا ہر قدم پاکستان کے معاشی مستقبل کو مزید روشن بنا سکتا ہے۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر

Top Stories　ٹاپ اسٹوریز

Consumer Watch

PAGE 04

سونا نئی تاریخی بلندیوں کو چھو سکتا ہے، ماہرین۔۔۔۔

PAGE 07

پاکستان کے معدنی شعبے میں عالمی شراکت داری کا نیا دور

PAGE 05

ایس آئی ایف سی کی مؤثر حکمتِ عملی غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال

PAGE 08

سانحہ گل پلازہ: جاں بحق 12 افراد کی باقیات کی شناخت

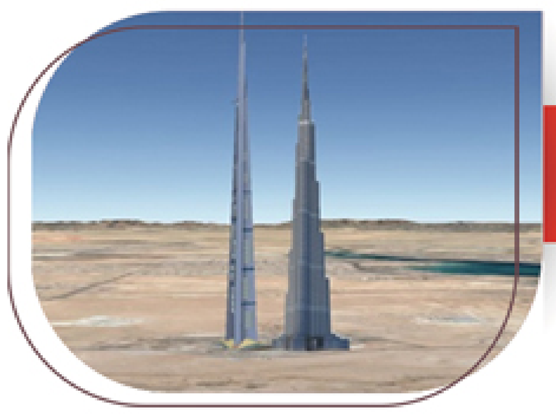

PAGE 06

جدہ ٹاور: دنیا کی بلند ترین عمارت بنانے کا سعودی خواب تعبیر کے قریب

PAGE 15

عمان، مسقط میں عظیم الشان محفل مشاعرہ

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

پاکستان واچ رپورٹ

عالمی مالیاتی بے یقینی برقرار رہی تو مستقبل میں سونا نئی تاریخی بلندیوں کو چھو سکتا ہے، ماہرین۔۔۔

امریکی شرح سود پالیسی، سیاسی کشیدگی اور ڈالر دباؤ نے عالمی سطح پر سونے کی قیمتوں کا رخ بدل دیا

گزشتہ دو برسوں میں دنیا بھر کے سینٹرل بینکوں کی 1700 ٹن سونے کی خریداری نے مارکیٹ کو غیر معمولی سہارا دیا

چین کی جانب سے ڈالر بانڈز فروخت کر کے سونے کے ذخائر بڑھانے سے عالمی مارکیٹ میں ہلچل پیدا ہوئی

بین الاقوامی منڈی میں فی اونس سونے کی قیمت میں اچانک 255 ڈالر کمی سے مقامی صرافہ بازار شدید متاثر ہوا

عالمی مالیاتی منڈیوں میں سونے کی قیمتیں ایک مرتبہ پھر توجہ کا مرکز بن گئی ہیں، تاہم اس بار وجہ غیر معمولی اضافہ نہیں بلکہ اچانک اور بڑی نوعیت کی کمی ہے، جس نے سرمایہ کاروں، صرافہ بازار اور عالمی معیشت سے وابستہ حلقوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔

گزشتہ دو برس کے دوران سونا مسلسل تیزی کے ساتھ نئی بلندیاں عبور کرتا رہا، مگر حالیہ دنوں میں منافع خوری کے رجحان اور عالمی سطح پر بدلتے ہوئے معاشی و سیاسی حالات کے باعث سونے کی قدر ایک نئے غیر یقینی زون میں داخل ہو چکی ہے۔

مارچ 2024 میں اس وقت سونے کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا جب یہ تاثر مضبوط ہوا کہ امریکی فیڈرل ریزرو شرح سود میں مزید اضافہ نہیں کرے گا۔ اس فیصلے نے ڈالر کو کمزور کیا اور سرمایہ کاروں کو محفوظ اثاثوں کی جانب منتقل ہونے پر مجبور کر دیا۔ نتیجتاً سونا عالمی سرمایہ کاری کا اہم مرکز بن گیا اور یہ رجحان نہ صرف 2024 بلکہ 2025 میں بھی جاری رہا۔ اس دوران عالمی سطح پر سیاسی عدم استحکام، تجارتی تنازعات اور سفارتی کشیدگی نے بھی سونے کی مانگ کو تقویت دی۔

امریکی صدر اور فیڈرل ریزرو کے سربراہ کے درمیان پالیسی اختلافات، وینزویلا کے تیل کے ذخائر پر امریکی کنٹرول، گرین لینڈ اور ایران کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی نے عالمی معیشت میں بے یقینی کو مزید بڑھایا۔ ان عوامل کے نتیجے میں ڈالر کی قدر دباؤ میں رہی، جس سے سونا ایک بار پھر عالمی مالیاتی تحفظ کی علامت بن کر ابھرا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے سینٹرل بینکوں نے گزشتہ دو برس کے دوران بڑے پیمانے پر سونے کی خریداری کی۔

اعداد و شمار کے مطابق مختلف ممالک کے مرکزی بینکوں نے تقریباً 1700 ٹن سونا خریدا، جو عالمی تاریخ میں ایک غیر معمولی مثال ہے۔ اس حکمتِ عملی کا مقصد زرِ مبادلہ کے ذخائر کو متنوع بنانا، ڈالر پر انحصار کم کرنا اور ممکنہ عالمی مالیاتی بحران کے اثرات سے بچاؤ تھا۔

چین، روس اور دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں نے اس رجحان میں نمایاں کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں عالمی بلین مارکیٹ میں سونے کی طلب مسلسل مضبوط رہی۔

خصوصی طور پر چین کی جانب سے امریکی ڈالر بانڈز اور ٹریژری بلز فروخت کر کے سونے کے ذخائر میں اضافہ عالمی مالیاتی نظام میں ایک بڑی تبدیلی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس اقدام نے نہ صرف ڈالر کی پوزیشن کو کمزور کیا بلکہ دیگر ممالک کو بھی اپنے مالیاتی ذخائر کے بارے میں نئی حکمتِ عملی اپنانے پر مجبور کر دیا۔

یہی وہ عوامل تھے جن کے باعث گزشتہ دو برسوں میں فی اونس سونے کی قیمت میں مجموعی طور پر ہزاروں ڈالر کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

پاکستان کی مقامی صرافہ مارکیٹوں میں بھی اس عالمی تیزی کے اثرات نمایاں رہے۔ مارچ 2024 میں فی تولہ سونے کی قیمت 2 لاکھ 27 ہزار 800 روپے تھی، جو وقت کے ساتھ بڑھتے بڑھتے جنوری 2025 کے آخر تک 5 لاکھ 72 ہزار 862 روپے کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی۔ یہ اضافہ نہ صرف تاریخی تھا بلکہ عام خریدار کی پہنچ سے سونے کو مزید دور لے گیا۔ تاہم دو سالہ تیزی کے بعد اب اچانک عالمی سطح پر منافع خوری کا رجحان غالب آ گیا ہے، جس کے باعث صرف دو دن میں سونے اور چاندی کی قیمتوں میں بڑی نوعیت کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ ہفتے کے روز بین الاقوامی بلین مارکیٹ میں فی اونس سونے کی قیمت 255 ڈالر کم ہو کر 4 ہزار 895 ڈالر کی سطح پر آ گئی، جس کا براہِ راست اثر پاکستان کی مقامی مارکیٹ پر بھی پڑا۔

مقامی صرافہ بازاروں میں فی تولہ سونے کی قیمت یکدم 25 ہزار 500 روپے کم ہو کر 5 لاکھ 11 ہزار 862 روپے کی سطح پر آ گئی، جبکہ فی 10 گرام سونے کی قیمت میں بھی 21 ہزار 862 روپے کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ اسی طرح عالمی سطح پر چاندی کی قیمت میں نمایاں کمی کے باعث مقامی مارکیٹ میں بھی چاندی سستی ہو گئی، جس سے زیورات کے کاروبار اور سرمایہ کاروں میں ملا جلا ردِعمل دیکھنے میں آیا۔

ماہرین اقتصادیات کا کہنا ہے کہ حالیہ کمی وقتی نوعیت کی ہو سکتی ہے، کیونکہ عالمی سطح پر مالیاتی نظام بدستور دباؤ اور پیچیدگیوں کا شکار ہے۔ امریکی سیاسی تنازعات، تجارتی جنگوں کے خدشات، بڑھتے ہوئے ٹیرف اور جغرافیائی کشیدگی ایسے عوامل ہیں جو کسی بھی وقت ایک بار پھر سونے کی مانگ میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اسی تناظر میں عالمی مالیاتی ادارے مستقبل میں سونے کی قیمتوں کے حوالے سے اب بھی مثبت پیش گوئیاں کر رہے ہیں۔

یونین بینک آف سوئٹزرلینڈ سمیت متعدد عالمی اداروں کے مطابق اگر موجودہ عالمی حالات برقرار رہے تو 2026 کے وسط تک فی اونس سونے کی قیمت 6 ہزار 200 ڈالر کی نئی تاریخی سطح تک پہنچ سکتی ہے۔ ماہرین کے نزدیک طویل المدتی سرمایہ کاری کے لیے سونا اب بھی ایک محفوظ اثاثہ سمجھا جا رہا ہے، جبکہ حالیہ کمی کو کئی سرمایہ کار خریداری کے نئے موقع کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔

ایس آئی ایف سی کی مؤثر حکمتِ عملی

غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال، پاکستانی معیشت کا نیا اعتماد

کامرس ڈیسک

گزشتہ چند برسوں میں پاکستان کو جن معاشی چیلنجز کا سامنا رہا، ان کے اثرات نہ صرف قومی معیشت بلکہ عالمی سطح پر سرمایہ کاروں کے اعتماد پر بھی مرتب ہوئے۔ تاہم اب حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ اسپیشل انویسٹمنٹ فسیلیٹیشن کونسل (SIFC) کے قیام اور اس کی مربوط حکمتِ عملی کے نتیجے میں پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کا اعتماد بحال ہوتا دکھائی دے رہا ہے، جس کے اثرات معیشت کے مختلف شعبوں میں نمایاں طور پر سامنے آرہے ہیں۔

مشیر وزیر خزانہ خرم شہزاد کی جانب سے پیش کیے گئے تازہ اعداد و شمار اس امر کی واضح عکاسی کرتے ہیں کہ پاکستان اب دوبارہ عالمی سرمایہ کاروں کے لیے ایک پُرکشش اور قابلِ اعتماد مارکیٹ بنتا جارہا ہے۔ ان کے مطابق معاشی استحکام، پالیسیوں کا تسلسل اور سرمایہ کاری دوست ماحول نے پاکستان کو سرمایہ کاری کے لیے خطے کے نمایاں ممالک میں شامل کر دیا ہے۔

غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال

اوورسیز انویسٹرز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (OICCI) کے حالیہ سرمایہ کار سینٹیمنٹ سروے کے مطابق پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری پر اعتماد کی شرح 61 فیصد سے بڑھ کر 73 فیصد تک پہنچ چکی ہے، جو ایک غیر معمولی پیش رفت ہے۔ یہ اضافہ اس بات کا ثبوت ہے کہ عالمی سرمایہ کار پاکستان کی معاشی سمت اور اصلاحاتی اقدامات پر اعتماد کر رہے ہیں۔

یہ اعتماد محض اعداد و شمار تک محدود نہیں بلکہ عملی سرمایہ کاری کی صورت میں بھی سامنے آرہا ہے۔ معروف عالمی فوڈ اینڈ بیوریج کمپنی نیسلے نے پاکستان میں 60 ملین امریکی ڈالر کی اضافی سرمایہ کاری کا اعلان کیا ہے اور پاکستان کو علاقائی ایکسپورٹ حب بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیسلے پاکستان سے 26 ممالک کو برآمدات کرے گی، جس سے نہ صرف مقامی مینوفیکچرنگ مضبوط ہوگی بلکہ پیداواری صلاحیت میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا۔

توانائی کے شعبے میں نئی پیش رفت

توانائی کا شعبہ کسی بھی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس حوالے سے بھی پاکستان کے لیے حوصلہ افزا خبریں سامنے آرہی ہیں۔ مشیر وزیر خزانہ کے مطابق آذربائیجان کی سرکاری توانائی کمپنی اسٹیٹ آئل کمپنی آف آذربائیجان ریپبلک (SOCAR) فروری میں پاکستان کے تیل و گیس کے شعبے میں سرمایہ کاری کو حتمی شکل دے گی۔

سوکار نے پاکستانی مارکیٹ کی صلاحیت اور وسعت کو تسلیم کرتے ہوئے پاکستان کو طویل المدتی توانائی کا شراکت دار قرار دیا ہے۔ یہ پیش رفت توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کے فروغ، توانائی کی دستیابی اور صنعتی ترقی کے لیے انتہائی اہم تصور کی جارہی ہے۔

عالمی کمپنیوں کی پاکستان آمد

گزشتہ 15 سے 18 ماہ کے دوران تقریباً 20 غیر ملکی سرمایہ کاروں اور عالمی کمپنیوں نے پاکستان کا دورہ کیا، جو بدلتے ہوئے سرمایہ کاری ماحول کا واضح ثبوت ہے۔ ان کمپنیوں میں گوگل، بی وائی ڈی، آرامکو، وافی، ابوظہبی پورٹس، سام سنگ، ترکیش پٹرولیم، نووا منرلز سمیت دیگر معروف بین الاقوامی ادارے شامل ہیں۔

ان عالمی اداروں کی دلچسپی اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ پاکستان نہ صرف ایک بڑی صارف مارکیٹ ہے بلکہ خطے میں تجارت، ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری کے لیے ایک اسٹریٹجک حیثیت بھی رکھتا ہے۔

صنعتی اور صارف شعبے میں نمایاں بہتری

معاشی بحالی کا ایک اہم اشاریہ صنعتی پیداوار اور صارفین کے اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس حوالے سے بھی حالیہ اعداد و شمار انتہائی حوصلہ افزا ہیں۔ مالی سال 2026 کے جولائی سے نومبر کے پانچ ماہ میں لارج اسکیل مینوفیکچرنگ میں 6 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جو صنعتی سرگرمیوں کی بحالی کی واضح علامت ہے۔

اسی طرح مالی سال 2026 کے پہلے نصف میں گاڑیوں کی فروخت میں 32 فیصد، سیمنٹ کی فروخت میں 10 فیصد، کھاد کی فروخت میں 24 فیصد اور موبائل فونز کی فروخت میں 20 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ اعداد و شمار اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ صارفین اور صنعت دونوں کا اعتماد بحال ہو رہا ہے، جو کسی بھی معیشت کے لیے ایک مثبت اشارہ ہوتا ہے۔

کرنٹ اکاؤنٹ اور مہنگائی میں بہتری

پاکستانی معیشت کے لیے ایک بڑی کامیابی کرنٹ اکاؤنٹ کے توازن میں نمایاں بہتری ہے۔ مشیر وزیر خزانہ کے مطابق مالی سال 2026 کے پہلے نصف میں 1.17 ارب امریکی ڈالر کا کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس حاصل کیا گیا، جو معاشی بحالی کی ایک مضبوط علامت ہے۔

مزید برآں، مالی سال 2025 میں پاکستان نے 14 سال بعد پہلی مرتبہ 2.1 ارب امریکی ڈالر کا کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس حاصل کیا، جو مالی نظم وضبط اور درست پالیسی فیصلوں کا نتیجہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مہنگائی کی شرح میں بھی نمایاں کمی دیکھنے میں آئی، جو 23.4 فیصد سے کم ہو کر 4.5 فیصد تک آ گئی۔ مہنگائی میں یہ کمی عام شہری کے لیے ریلیف اور معیشت کے استحکام کا اہم اشارہ ہے۔

زرمبادلہ کے ذخائر اور مالی نظم وضبط

مالی سال 2025 میں زرمبادلہ کے ذخائر میں 55 فیصد سے زائد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جو بیرونی ادائیگیوں اور کرنسی استحکام کے لیے نہایت اہم ہے۔ اسی طرح قرضہ برائے جی ڈی پی تناسب 74 فیصد سے کم ہو کر تقریباً 70 فیصد پر آ گیا، جو مالی نظم وضبط کی بہتری کو ظاہر کرتا ہے۔

بنیادی مالیاتی سرپلس کا جی ڈی پی کے 2.4 فیصد تک پہنچنا اس بات کی دلیل ہے کہ حکومت نے اخراجات اور آمدن کے درمیان توازن قائم کرنے میں قابلِ ذکر کامیابی حاصل کی ہے۔

ترسیلات زر اور ٹیکنالوجی ایکسپورٹس

مالی سال 2026 کے پہلے نصف میں ترسیلات زر 19.7 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں، جو 11 فیصد اضافے کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ اضافہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے اعتماد اور ملکی معیشت سے ان کے مضبوط تعلق کی عکاسی کرتا ہے۔

اسی طرح ٹیکنالوجی ایکسپورٹس 437 ملین امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں، جو پاکستان کے آئی ٹی اور ڈیجیٹل سیکٹر کی بڑھتی ہوئی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ درآمدات کا تقریباً 80 فیصد حصہ خام مال، درمیانی اجزاء اور سرمایہ کاری کی اشیاء پر مشتمل ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ ملکی پیداواری سرگرمیاں مستحکم ہو رہی ہیں۔

مستقبل کی سمت

ماہرین کے مطابق ایس آئی ایف سی کے تحت پالیسیوں میں ہم آہنگی، سرمایہ کاروں کے لیے سہولت کاری اور فیصلہ سازی میں تیزی نے پاکستان کے معاشی منظرنامے کو مثبت سمت دی ہے۔ اگر یہی تسلسل برقرار رہا تو پاکستان نہ صرف غیر ملکی سرمایہ کاری کا مرکز بن سکتا ہے بلکہ خطے میں ایک مضبوط اور مستحکم معیشت کے طور پر ابھر سکتا ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ سرمایہ کاری کا سازگار ماحول، معاشی اشاریوں میں بہتری اور عالمی اداروں کا بڑھتا ہوا اعتماد پاکستان کے مضبوط معاشی مستقبل کی نوید ہے۔ یہ پیش رفت اس بات کی علامت ہے کہ پاکستان درست سمت میں آگے بڑھ رہا ہے اور عالمی معیشت میں اپنا مثبت کردار مزید مضبوط بنا رہا ہے۔

جدہ ٹاور

دنیا کی بلندترین عمارت بنانے کا سعودی خواب تعبیر کے قریب

فارن ڈیسک

سعودی عرب کے ساحلی شہر جدہ کے شمال میں ایک ایسا منصوبہ موجود ہے جو کئی برسوں سے عالمی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ منصوبہ ہے جدہ ٹاور، جسے دنیا کی بلندترین عمارت بنانے کے لیے شروع کیا گیا تھا۔ اگر یہ منصوبہ اپنی اصل شکل میں مکمل ہو جاتا ہے تو یہ نہ صرف دبئی کے برج خلیفہ کو پیچھے چھوڑ دے گا بلکہ انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک عمارت ایک ہزار میٹر کی بلندی کو چھوئے گی۔

جدہ ٹاور کی تعمیر کا آغاز 2013 میں کیا گیا تھا۔ اس وقت سعودی عرب کا مقصد واضح تھا: دنیا کو یہ دکھانا کہ مملکت نہ صرف توانائی کے شعبے میں بلکہ جدید تعمیرات، انجینئرنگ اور شہری ترقی میں بھی عالمی سطح پر قیادت کر سکتی ہے۔ اس منصوبے کو جدہ اکنامک سٹی کا مرکزی حصہ بنایا گیا، جس کے گرد ایک جدید کاروباری اور رہائشی شہر آباد کرنے کا تصور پیش کیا گیا تھا۔

ابتدائی مرحلے میں منصوبہ تیزی سے آگے بڑھا۔ زمین کی تیاری، مضبوط بنیادوں کی کھدائی اور ابتدائی منزلوں کی تعمیر نے یہ تاثر دیا کہ سعودی عرب واقعی دنیا کی سب سے بلند عمارت بنانے جا رہا ہے۔ تاہم، جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، منصوبے کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

2018 کے بعد جدہ ٹاور کی تعمیر تقریباً رک گئی۔ مالی مسائل، انتظامی رکاوٹیں اور بعدازاں عالمی سطح پر آنے والی وبا نے اس منصوبے کو شدید متاثر کیا۔ اس تعطل کے باعث دنیا بھر میں یہ سوال اٹھنے لگا کہ آیا جدہ ٹاور بھی ان بڑے منصوبوں کی فہرست میں شامل ہو جائے گا جو اعلان تو بڑے پیمانے پر کیے گئے لیکن مکمل نہ ہو سکے۔

تاہم، سعودی حکام نے منصوبے کو مکمل طور پر ترک کرنے کے بجائے خاموشی سے اس پر نظرثانی کا فیصلہ کیا۔ حالیہ برسوں میں، خاص طور پر 2023 کے بعد، جدہ ٹاور کے حوالے سے ایک بار پھر مثبت پیش رفت دیکھنے میں آئی ہے۔ تعمیراتی سرگرمیاں بتدریج بحال ہو رہی ہیں اور منصوبے کو نئے شیڈول اور انتظامی ڈھانچے کے تحت آگے بڑھایا جا رہا ہے۔

جدہ ٹاور کا ڈیزائن دنیا کے معروف آرکیٹیکٹس اور انجینئرز نے تیار کیا ہے۔ اس عمارت کی ساخت کو اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ شدید ہواؤں، بلند درجہ حرارت اور ساحلی موسمی اثرات کا مقابلہ کیا جا سکے۔ عمارت کی بنیادیں زمین میں انتہائی گہرائی تک رکھی گئی ہیں تاکہ ایک ہزار میٹر بلند ڈھانچے کا وزن محفوظ طریقے سے سنبھالا جا سکے۔

انجینئرنگ ماہرین کے مطابق، اتنی بلند عمارت کی تعمیر عام فلک بوس عمارتوں سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ جوں جوں بلندی بڑھتی ہے، ہوا کا دباؤ، درجہ حرارت میں فرق اور ساختی توازن بڑے مسائل بن جاتے ہیں۔ جدہ ٹاور میں ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور خاص ڈیزائن اپنایا گیا ہے، جس میں عمارت کی مخروطی شکل شامل ہے تاکہ ہوا کا دباؤ کم سے کم ہو۔

یہ عمارت صرف بلندی کی علامت نہیں بلکہ ایک مکمل عمودی شہر کے طور پر ڈیزائن کی گئی ہے۔ جدہ ٹاور میں لگژری ہوٹل، رہائشی اپارٹمنٹس، دفاتر، شاپنگ ایریاز اور دنیا کا بلندترین مشاہداتی ڈیک شامل کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ عمارت نہ صرف سیاحوں کے لیے کشش کا باعث بنے بلکہ کاروباری اور رہائشی سرگرمیوں کا بھی ایک اہم مرکز ہو۔

سعودی عرب کے وژن 2030 کے تناظر میں جدہ ٹاور کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ وژن 2030 کا مقصد ملک کو تیل پر انحصار سے نکال کر سیاحت، سرمایہ کاری اور جدید معیشت کی طرف لے جانا ہے۔ جدہ ٹاور اسی حکمت عملی کا حصہ ہے، جس کے ذریعے سعودی عرب خود کو ایک جدید اور کھلے معاشرے کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ منصوبہ مکمل ہو جاتا ہے تو اس کے معاشی اثرات نمایاں ہوں گے۔ جدہ میں سیاحت کو فروغ ملے گا، غیر ملکی سرمایہ کاری بڑھے گی اور ہزاروں افراد کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ اس کے علاوہ، یہ منصوبہ سعودی عرب کے تعمیراتی شعبے میں نئی مہارتوں اور ٹیکنالوجی کے فروغ کا سبب بھی بنے گا۔

تاہم، جدہ ٹاور پر تنقید بھی کی جاتی رہی ہے۔ بعض ماحولیاتی ماہرین کا کہنا ہے کہ اتنی بلند عمارت ماحول پر منفی اثرات ڈال سکتی ہے، خاص طور پر توانائی کے استعمال اور ماحولیاتی توازن کے حوالے سے۔ اس کے علاوہ، کچھ حلقوں میں یہ سوال بھی اٹھایا جاتا ہے کہ آیا اس نوعیت کے منصوبے عام شہریوں کی روزمرہ ضروریات سے مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں۔

ان تنقیدوں کے جواب میں سعودی حکام کا مؤقف ہے کہ جدہ ٹاور میں جدید اور ماحول دوست ٹیکنالوجی استعمال کی جا رہی ہے۔ توانائی کے بہتر استعمال، جدید کولنگ سسٹمز اور پائیدار ڈیزائن کو منصوبے کا حصہ بنایا گیا ہے تاکہ ماحولیاتی اثرات کو کم سے کم رکھا جا سکے۔

فی الوقت جدہ ٹاور ایک ایسے مرحلے میں ہے جہاں امید اور حقیقت ساتھ ساتھ چل رہی ہیں۔ ماضی کی رکاوٹوں کے باوجود یہ منصوبہ مکمل طور پر ختم نہیں ہوا اور اس پر دوبارہ پیش رفت اس بات کا اشارہ ہے کہ سعودی عرب اب بھی اس خواب کو حقیقت میں بدلنے کا خواہاں ہے۔

یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ جدہ ٹاور کب مکمل ہوگا، لیکن یہ بات واضح ہے کہ یہ منصوبہ سعودی عرب کے عزائم، اس کی معاشی حکمت عملی اور جدید دنیا میں اپنی جگہ بنانے کی کوششوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اگر یہ عمارت اپنی طے شدہ بلندی تک پہنچ جاتی ہے تو یہ نہ صرف ایک تعمیراتی ریکارڈ ہوگا بلکہ سعودی عرب کی بدلتی ہوئی شناخت کی ایک مضبوط علامت بھی ثابت ہوگی۔

پاکستان کے معدنی شعبے میں عالمی شراکت داری کا نیا دور

کامرس ڈیسک

پاکستان کا معدنی شعبہ ایک نئے اور روشن دور میں داخل ہو چکا ہے، جہاں مؤثر پالیسی سازی، بین الاقوامی شراکت داری اور اسٹریٹجک وژن کے باعث عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد تیزی سے بحال ہو رہا ہے۔ اسپیشل انویسٹمنٹ فسیلیٹیشن کونسل (SIFC) کی سہولت کاری اور وژنری حکمتِ عملی نے پاکستان کو معدنیات کے میدان میں ایک پُرکشش عالمی مرکز کے طور پر نمایاں کر دیا ہے۔ معدنی وسائل سے مالا مال پاکستان اب نہ صرف اپنے قدرتی اثاثوں کو بروئے کار لا رہا ہے بلکہ انہیں قومی ترقی، صنعتی وسعت اور معاشی خود کفالت کی بنیاد بھی بنا رہا ہے۔

اسی تناظر میں وفاقی وزیر برائے پٹرولیم علی پرویز ملک اور کینیڈا کے ہائی کمشنر طارق علی خان کے درمیان ہونے والی اہم ملاقات کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اس ملاقات میں معدنیات، توانائی، سرمایہ کاری اور تکنیکی تعاون کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا اور دونوں ممالک نے دوطرفہ شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا۔ یہ ملاقات اس امر کی عکاس ہے کہ پاکستان عالمی شراکت داروں کے ساتھ شفاف، پائیدار اور طویل المدتی تعاون کی راہ پر گامزن ہے۔

کینیڈین ہائی کمشنر طارق علی خان نے ریکوڈک منصوبے میں کینیڈین کمپنی بیرک گولڈ کی کامیابی کو پاکستان اور کینیڈا کے درمیان معدنی تعاون کے لیے ایک مضبوط بنیاد قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ریکو ڈک منصوبہ نہ صرف پاکستان کی معدنی صلاحیت کا منہ بولتا ثبوت ہے بلکہ یہ عالمی سطح پر پاکستان پر بحال ہوتے اعتماد کی واضح علامت بھی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ کینیڈا کی مزید کمپنیاں پاکستان کے معدنی شعبے میں سرمایہ کاری میں دلچسپی رکھتی ہیں اور پاکستان منرلز انویسٹمنٹ فورم میں بھرپور شرکت کریں گی۔

ریکو ڈک منصوبہ پاکستان کے ان بڑے اسٹریٹجک منصوبوں میں شامل ہے جو نہ صرف ملکی معیشت بلکہ عالمی سرمایہ کاری کے منظرنامے میں بھی کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ منصوبہ اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ پاکستان شفاف قوانین، سرمایہ کار دوست پالیسیوں اور مؤثر سہولت کاری کے ذریعے عالمی سطح کے منصوبوں کو کامیابی سے آگے بڑھا سکتا ہے۔ معدنی وسائل کی ترقی سے نہ صرف برآمدات میں اضافہ ہوگا بلکہ روزگار کے نئے مواقع، صنعتی ترقی اور ٹیکنالوجی کی منتقلی بھی ممکن ہو سکے گی۔

کینیڈا کی جانب سے پاکستان کو دنیا کی سب سے بڑی معدنیاتی کانفرنس ''پراسپیکٹرز اینڈ ڈیولپرز ایسوسی ایشن آف کینیڈا (PDAC) 2026'' میں شرکت کی باضابطہ دعوت دینا ایک اہم سفارتی اور معاشی پیش رفت ہے۔ یہ کانفرنس عالمی معدنی صنعت کے لیے ایک معتبر پلیٹ فارم سمجھی جاتی ہے، جہاں دنیا بھر کے سرمایہ کار، ماہرین اور پالیسی ساز اکٹھے ہوتے ہیں۔ پاکستان کی اس کانفرنس میں شرکت نہ صرف ملکی معدنی صلاحیت کو عالمی سرمایہ کاروں کے سامنے اجاگر کرے گی بلکہ دوطرفہ اور کثیرالجہتی تعاون کے نئے دروازے بھی کھولے گی۔

ایس آئی ایف سی کے تحت قائم مربوط نظام نے سرمایہ کاروں کو ون ونڈو سہولت فراہم کر کے ان کی مشکلات کو کم کیا ہے۔ لائسنسنگ، ریگولیٹری امور، سیکیورٹی اور انفراسٹرکچر کی فراہمی جیسے معاملات میں ہم آہنگی پیدا کر کے سرمایہ کاری کے عمل کو تیز اور مؤثر بنایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدنی شعبہ اب پاکستان کی معاشی بحالی اور ترقی کی نمایاں علامت بنتا جا رہا ہے۔

وزیرِ پٹرولیم کے مشیر برائے جی ایس پی ڈاکٹر حامد اشرف نے اس موقع پر بتایا کہ پاکستان جیولوجیکل سروے آف کینیڈا کے ساتھ قریبی اشتراک کر رہا ہے تاکہ معدنی نقشوں کی تیاری عالمی معیار کے مطابق کی جا سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ جدید ٹیکنالوجی اور بین الاقوامی تجربے کے امتزاج سے پاکستان کے معدنی وسائل کی درست نشاندہی ممکن ہو سکے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ معدنیات کے شعبے میں تمام ٹیسٹنگ پاکستان کے اندر ہی کی جائے گی، جس سے نہ صرف وقت کی بچت ہوگی بلکہ ملکی ریونیو میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

یہ پیش رفت اس بات کی غماز ہے کہ پاکستان اب خام مال برآمد کرنے کے بجائے ویلیو ایڈیشن کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مقامی سطح پر ٹیسٹنگ، پراسیسنگ اور ترقی سے نہ صرف لاگت میں کمی آئے گی بلکہ مقامی صنعت کو بھی فروغ ملے گا۔ اس کے نتیجے میں پاکستان معدنی مصنوعات کی عالمی سپلائی چین میں ایک مضبوط کردار ادا کر سکے گا۔

پاکستان میں معدنی وسائل کی ترقی قومی خود کفالت کی جانب ایک مضبوط قدم ہے۔ سونا، تانبا، کوئلہ، نایاب دھاتیں اور دیگر قیمتی معدنیات ملک کی صنعتی بنیاد کو مضبوط بنانے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہیں۔ ایس آئی ایف سی کی رہنمائی میں حکومت ایک جامع حکمتِ عملی پر عمل پیرا ہے جس کا مقصد ان وسائل کو شفاف، پائیدار اور ماحول دوست طریقے سے بروئے کار لانا ہے۔

ماہرین کے مطابق معدنی شعبے میں سرمایہ کاری نہ صرف فوری معاشی فوائد فراہم کرتی ہے بلکہ طویل المدتی استحکام کی ضامن بھی ہوتی ہے۔ انفراسٹرکچر کی بہتری، ٹیکنیکل اسکلز کی ترقی اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال پاکستان کو خطے میں ایک اہم معدنی حب بنا سکتا ہے۔ کینیڈا جیسے ترقی یافتہ ملک کے ساتھ شراکت داری اس سفر کو مزید مستحکم بنا رہی ہے۔

ایس آئی ایف سی کی سہولت کاری سے کان کنی کے شعبے میں تیزی سے ترقی ہو رہی ہے، جو قومی معیشت کی بحالی کا واضح ثبوت ہے۔ عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد، شفاف پالیسی فریم ورک اور مؤثر ادارہ جاتی ہم آہنگی پاکستان کو ایک بار پھر سرمایہ کاری کے لیے اولین انتخاب بنا رہی ہے۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو پاکستان کا معدنی شعبہ قومی معیشت کے لیے روشن مستقبل کی نوید لے کر سامنے آ رہا ہے۔ ریکوڈک جیسے منصوبے، کینیڈا کے ساتھ بڑھتا ہوا تعاون اور عالمی فورمز پر مؤثر نمائندگی اس بات کا ثبوت ہیں کہ پاکستان اب مواقع کی سرزمین کے طور پر پہچانا جا رہا ہے۔ ایس آئی ایف سی کے وژن اور سہولت کاری کے باعث معدنی وسائل کی ترقی نہ صرف ملکی خوشحالی بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے پائیدار ترقی کی بنیاد رکھ رہی ہے۔

سانحہ گل پلازہ: ملکی تاریخ میں پہلی بار جاں بحق 12 افراد کی باقیات کی شناخت جدید طریقے سے کرلی گئی

ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ سانحہ گل پلازہ میں جھلس کر جاں بحق ہونے والے 12 افراد کی باقیات کو اینٹی موٹم ڈیٹا اور پروف آف پریزنس کی مدد سے شناخت کرنے کے بعد جاں بحق افراد کی باقیات لواحقین کے حوالے کر دی گئی ہیں۔تفصیلات کے مطابق سانحہ گل پلازہ میں جھلس کر جاں بحق ہونے والے مزید 12 افراد کی باقیات کی شناخت کر لی گئیں۔شناخت پروجیکٹ کے سربراہ عامر حسن نے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ سانحہ گل پلازہ میں جاں بحق افراد کی باقیات کی شناخت اینٹی موٹم ڈیٹا، جاں بحق افراد کی گل پلازہ میں موجودگی (پروف آف پریزنس)اور موبائل فون لوکیشن کو پوسٹ مارٹم سے حاصل شدہ معلومات کے ساتھ ازسرنو ترتیب دیکر شناخت کیا گیا ہے۔شناخت کیے جانے والوں میں نارتھ ناظم آباد سے تعلق رکھنے شاپنگ کے لیے گل پلازہ آئی فیملی کے 3 افراد عمر نبیل، ان کی اہلیہ ڈاکٹر عائشہ اور بیٹا علی شامل ہیں جبکہ سائٹ میٹروول کے رہائشی دبئی کراکری شاپ کے 2 حقیقی بھائیوں نعمت اللہ اور عبداللہ، ان کے 2 کزن یوسف خان اور گارڈن کے رہائشی صداقت اللہ، قصبہ کالونی کے رہائشی کراکری شاپ کے مالک یاسین کے علاوہ 3 سگے بھائیوں خضر علی، حیدر علی، عامر علی اور رنچھور لائن کے رہائشی ابوبکر شامل ہیں۔انہوں نے بتایا کہ اینٹی موٹم ڈیٹا اور پروف آف پریزنس سے شناخت کے بعد جاں بحق 12 افراد کی باقیات لواحقین کے سپرد کر دی گئیں ہیں۔سانحے میں جاں بحق افراد میں سے اب تک شناخت کی جانے والوں کی تعداد 39 ہوگئی ہے جن میں سے 20 افراد کی شناخت ڈی این اے، 12 افراد کی باقیات کی شناخت اینٹی موٹم ڈیٹا اور پروف آف پریزنس کی مدد سے 6 افراد کی چہرہ شناسی اور ایک کی شناختی کارڈ کی مدد سے کی گئی ہے۔عامر حسن نے بتایا کہ سندھ فارنزک ڈی این اے لیب سے ڈی این اے کے ذریعے 4 سے 5 افراد کے نتائج آنا باقی ہیں دیگر باقی تمام باقیات میں سے ڈی این اے کے نتائج منفی آئے ہیں اور باقی باقیات میں سے ڈی این اے کے نمونے نہیں مل سکے ہیں جس کے بعد کسی ایسے حل کی جانب جانا تھا تاکہ باقیات کو ان کے لواحقین کے حوالے کیا جاسکے۔انہوں نے کہا کہ دنیا میں ایسے عالمی انسانی حقوق موجود ہیں کہ جن کے تحت اسی صورتحال میں پروف آف پریزنس کو سامنے رکھتے ہوئے جاں بحق افراد کی لوکیشن، جاں بحق افراد کی گل پلازہ میں موجودگی، ان کے استعمال کی اشیا کا ملنا، ان تمام باتوں کو پوسٹ مارٹم کی معلومات سے ازسرنو ترتیب دیا ہے تو ان باقیات کو ان کے لواحقین کے حوالے کیا جاسکتا ہے اور یہ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ کیا گیا ہے۔عامر حسن نے بتایا کہ کچھ لواحقین اپنی دکانوں سے باقیات نکال کر لاتے تھے اور ان کی لوکیشن بھی اسی جگہ کی آرہی ہوتی ہے، یہ ایک مثبت پوائنٹ ہے۔مثال کے طور پر سانحہ گل پلازہ میں جاں بحق ہونے والے ابوبکر کے بیٹے تاج محمد خود ریسکیو اہلکاروں کے ساتھ جا کر اپنے والد کی باقیات لے کر آئے تھے اور تین افراد کی باقیات کو ویڈیو شواہد کی روشنی میں شناخت کیا گیا۔انہوں نے بتایا کہ سانحہ گل پلازہ میں جاں بحق ہونے والے بیشتر افراد کی باقیات میں سے ڈی این اے ملنا نہ ممکن تھا کیونکہ باقیات مسلسل آگ کی وجہ سے راکھ میں تبدیل ہوگئے تھے، باقیات ہاتھ میں لیتے ہی ٹوٹنا شروع ہوجاتی ہیں، ان میں کوئی بھی بائیولوجیکل فلوڈ موجود نہیں ہے، اس ساری صورتحال میں کوئی نہ کوئی حل نکالنا ضروری تھا۔شناخت پروجیکٹ کے سربراہ نے بتایا کہ کہ آج اینٹی موٹم ڈیٹا اور پروف آف پریزنس کی مدد سے مزید 10 سے زائد افراد کی باقیات کو شناخت کرنے کے بعد ان کے لواحقین کے حوالے کر دیا جائے گا تاکہ لواحقین اپنے پیاروں کی تدفین کرسکیں۔

سانحہ گل پلازہ ایک ایسا سانحہ ہے، جس کا خلا کبھی پورا نہیں کیا جاسکتا، سعید غنی

وزیر محنت و افرادی قوت وسماجی تحفظ سندھ سعید غنی نے کہا ہے کہ سانحہ گل پلازہ ایک ایسا سانحہ ہے، جس کا خلا کبھی پورا نہیں کیا جاسکتا۔اس سانحہ میں جاں بحق افراد کے اہلِ خانہ سے نہ صرف ہم تعزیت کرتے ہیں بلکہ ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں ۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کے روز سانحہ گل پلازہ میں جاں بحق ہونے والے نوجوان کاشف محمد یونس کے گھر جا کر ان کے اہلِ خانہ سے تعزیت کے موقع پر کیا۔اس موقع پر صوبائی وزیر نے مرحوم کاشف محمد یونس کے بیٹے اسید کاشف، ان کے سسر محمد یعقوب کوڈواووالا، چچا زبیر میمن اور دیگر سے تعزیت کی اور کاشف کے انتقال پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔سعید غنی نے مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا بھی کی۔

سانحہ بھٹائی آباد کے متاثرہ خاندانوں میں 7 لاکھ روپے کے امدادی چیکس تقسیم

بھٹائی آباد کراچی میں پیش آنے والے دلخراش واقعے جس میں ایک شخص نے اپنے ہی معصوم بھانجوں کو چاقو کے وار سے بے دردی سے قتل اور زخمی کر دیا تھا کے متاثرہ خاندانوں میں 7 لاکھ روپے کے امدادی چیکس تقسیم کیے گئے۔تفصیلات کے مطابق رکنِ سندھ اسمبلی اور وزیرِ اعلیٰ سندھ کے معاونِ خصوصی برائے اقلیتی امور ڈاکٹر شام سندر آڈوانی نے سانحے میں جان بحق اور زخمی ہونے والوں کے لواحقین سے ملاقات کی، دلی ہمدردی اور گہرے دکھ وافسوس کا اظہار کیا اور متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ڈاکٹر شام سندر آڈوانی نے اس موقع پر غمزدہ خاندانوں میں امدادی چیکس تقسیم کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ کوئی بھی مالی امداد اپنے پیاروں کے بچھڑنے کا دکھ کم نہیں کرسکتی، تاہم یہ مدد پاکستان پیپلز پارٹی کی اعلیٰ قیادت، وزیرِ اعلیٰ سندھ اور محکمہ اقلیتی امور کی ایک سنجیدہ کوشش ہے تاکہ متاثرہ خاندانوں کو زندگی کے اس کٹھن مرحلے میں کچھ سہارا فراہم کیا جاسکے۔میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ اس افسوسناک واقعے میں ملوث قاتل قانون کی گرفت میں ہے اور اسے قانون کے مطابق سخت ترین سزا دی جائے گی۔انصاف کی فراہمی کو ہر صورت یقینی بنایا جائے گا۔انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ حکومتِ سندھ اقلیتی برادری کے تحفظ، انصاف اور فلاح و بہبود کے لیے پرعزم ہے اور ایسے المناک واقعات میں متاثرین کو کبھی تنہا نہیں چھوڑا جائے گا۔اس موقع پر رکنِ سندھ اسمبلی ڈاکٹر کھٹومل جیون، محکمہ اقلیتی امور سندھ کی سیکریٹری محترمہ انجم اقبال اور سیکریٹری اطلاعات پیپلز پارٹی شعبہ اقلیت کراچی ڈویژن ڈاکٹر راکیش موتیانی بھی موجود تھے۔

محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن نے آن لائن بایومیٹرک تصدیق کی سہولت متعارف کرادی

ڈی جی ایکسائز و ٹیکسیشن پنجاب عمر شیر چٹھہ کے مطابق محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن پنجاب گاڑی مالکان کے لیے ایک اہم عوام دوست اقدام کے تحت پاک آئی ڈی (PAK-ID) کے ذریعے آن لائن بایومیٹرک تصدیق کی سہولت متعارف کروا رہا ہے۔ یہ اقدام ملک اور بیرونِ ملک مقیم شہریوں کے لیے گاڑیوں کی بایومیٹرک تصدیق کے عمل کو آسان، محفوظ اور شفاف بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ڈی جی ایکسائز و ٹیکسیشن پنجاب، عمر شیر چٹھہ نے کہا ہے کہ محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن پنجاب کا یہ تاریخی اقدام ملک اور بیرونِ ملک مقیم تمام گاڑی مالکان کے لیے ایک نئے دور کا آغاز ہے، جس میں بایومیٹرک تصدیق اب گھر بیٹھے، آسان اور محفوظ طریقے سے ممکن ہوگی۔ پاک آئی ڈی کے ذریعے یہ سہولت نہ صرف شہریوں کے وقت اور وسائل کی بچت کا باعث بنے گی بلکہ محکمے کے عوام دوست اقدامات اور ڈیجیٹل گورننس میں اصلاحات کے عزم کو بھی مضبوط کرے گی۔ اب ملک کے اندر اور بیرون ملک مقیم گاڑی مالکان بغیر کسی دفتری جھنجٹ کے اپنے گھر سے ہی بایومیٹرک تصدیق مکمل کر سکیں گے۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے تحت پرانے، پیچیدہ اور وقت طلب طریقہ کار کو مکمل طور پر ختم کر کے عوام کے لیے جدید اور آسان حل متعارف کروا دیا گیا ہے۔ نئے نظام کے تحت نائیکوپ (NICOP) رکھنے والے افراد اور پاکستان میں مقیم شہری بایومیٹرک تصدیق ڈیجیٹل طریقے سے مکمل کر سکیں گے، جبکہ بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کو اب سفارت خانوں اور حلف ناموں کے پیچیدہ مراحل سے گزرنے کی ضرورت نہیں۔ محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن پنجاب جدید ٹیکنالوجی پر مبنی حل اختیار کرتے ہوئے سروس ڈیلیوری میں بہتری اور موٹرنگ پبلک کو زیادہ سے زیادہ سہولت فراہم کرنے کے لیے مستقل اقدامات کرتا رہے گا۔ ڈی جی ایکسائز نے مزید بتایا کہ پاک آئی ڈی کے ذریعے گاڑی مالکان کی آن لائن بایومیٹرک تصدیق کے لیے نادرہ ٹیکنالوجیز سے استفادہ کیا گیا ہے۔

انٹرنیشنل نارکوٹکس اینڈ لا انفورسمنٹ بیورو، امریکہ کے وفد کا محکمہ داخلہ پنجاب کا دورہ

انٹرنیشنل نارکوٹکس اینڈ لا انفورسمنٹ بیورو، امریکہ کے وفد نے کینڈرا کرک لینڈ کی سربراہی میں محکمہ داخلہ پنجاب کا دورہ کیا اور سپیشل سیکرٹری داخلہ فضل الرحمان سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران پروبیشن اینڈ پیرول سروس، جیل ریفارمز اور قانون کی عمل داری بارے تبادلہ خیال کیا گیا۔ سپیشل سیکرٹری داخلہ فضل الرحمان نے اس موقع پر کہا کہ حکومت پنجاب نے پروبیشنرز کیلئے مثالی کمیونٹی سروس ماڈل متعارف کروایا ہے۔ پنجاب میں پروبیشنرز کی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق کمیونٹی سروس کروائی جارہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 2022ء سے اب تک 52,435 پروبیشنرز کو تربیت کے بعد کمیونٹی میں انٹیگریڈ کیا گیا ہے۔ ڈی جی پروبیشن اینڈ پیرول شاہد اقبال نے بتایا کہ پنجاب میں اس وقت 43,000 سے زائد پروبیشنرز کی اصلاحی تربیت کر رہے ہیں۔ یہ معمولی جرائم میں سزا یافتہ افراد ہیں جو اس سے قبل کسی جرم میں ملوث نہیں رہے۔ انٹرنیشنل نارکوٹکس اینڈ لا انفورسمنٹ بیورو کے وفد کی سربراہ کینڈرا کرک لینڈ نے کہا کہ حکومت پنجاب کا جیل ریفارمز ماڈل قابل تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون کی عملداری کیلئے محکمہ داخلہ پنجاب کے تعاون اور اشتراک پر ممنون ہیں۔ کینڈرا کرک لینڈ نے کہا کہ پروبیشن اینڈ پیرول افسران کی عالمی معیار کے مطابق تربیت کروانے میں مدد کریں گے۔ ملاقات کے اختتام پر یادگاری تحائف کا تبادلہ کیا گیا۔ ملاقات میں ڈی جی پروبیشن اینڈ پیرول شاہد اقبال، ڈپٹی سیکرٹری پریزن تہنیت بخاری اور متعلقہ افسران نے بھی شرکت کی۔

پنجاب کے سرکاری اداروں میں بھرتیوں کا طریقہ کار تبدیل

گریڈ 1 سے گریڈ 4 تک لمپ سم پے پیکیج کے تحت بھرتیوں کی اجازت دی جائیگی

پنجاب میں سرکاری بھرتیوں کے طریقہ کار میں بڑی تبدیلی کی تیاری شروع کردی گئی۔ ذرائع کے مطابق ابتدائی تقرریاں اب بنیادی پے اسکیل کے بجائے لمپ سم پے پیکج پر کرنے کی تجویز زیر غور ہے، جس کے لیے موجودہ سروس رولز کے بجائے اہلیت کے معیار کے تحت بھرتیوں کی نشاندہی کی جائے گی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مجوزہ ترمیم کے بعد صوبائی محکموں میں رکی ہوئی بھرتیوں کا عمل تیز ہونے کی توقع ہے جبکہ منظوری کے بعد لمپ سم پے پیکج پر نئی آسامیوں کی راہ ہموار ہوجائے گی۔ لمپ سم پے پیکج پر پابندی میں نرمی کے کیسز حکومت کو کیس ٹو کیس بنیاد پر پیش کیے جائیں گے۔ حکومت کی منظوری کے بعد صوبے میں روایتی طریقہ کار کے بجائے لمپ سم بنیادوں پر بھرتیاں ممکن ہوں گی، تاہم پنجاب پبلک سروس کمیشن (پی پی ایس سی) کے ذریعے روایتی بھرتیاں بدستور جاری رہیں گی۔ ذرائع کے مطابق گریڈ 5 اور اس سے اوپر پابندی میں نرمی کے کیسز پہلے کی طرح متعلقہ فورمز پر دیکھے جائیں گے۔ مجوزہ منصوبے کے تحت گریڈ 1 سے گریڈ 4 تک لمپ سم پے پیکج کے تحت بھرتیوں کی اجازت دی جائے گی۔ اس کے ساتھ سروس رولز بنانے کے بجائے اہلیت کا معیار طے کر کے بھرتیوں کے لیے نیا راستہ کھولنے کی تجویز دی گئی ہے، جس سے سرکاری بھرتیوں کے عمل میں تیزی اور لچک آنے کی توقع ظاہر کی جارہی ہے۔

پنجاب میں ہاؤسنگ سوسائٹیز کے لیے بڑی ٹیکس رعایت کی تجویز

پنجاب میں ہاؤسنگ سوسائٹیز کے لیے ٹیکس میں بڑی رعایت کی تجویز سامنے آ گئی۔ ذرائع کے مطابق ہاؤسنگ سوسائٹی کی کمپنی میں شامل ہونے پر عائد ٹیکس ختم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ بورڈ آف ریونیو نے ہاسنگ سوسائٹیز پر جائیداد کی ملکیت کے ٹائٹل اور اسٹامپ ڈیوٹی ختم کرنے کی تجاویز حکومت کو بھجوادی ہیں۔ سفارشات میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ کسی سوسائٹی کی کمپنی کا حصہ بننے کو جائیداد کی فروخت تصور کرنا درست نہیں۔ ذرائع کے مطابق ادارہ تبدیل ہونے کی صورت میں زمین فروخت نہیں ہوتی، اس لیے اس پر ٹیکس عائد نہیں کیا جاسکتا۔ بورڈ آف ریونیو کا کہنا ہے کہ بھاری ٹیکسوں کے باعث متعدد کمپنیاں پنجاب چھوڑ رہی ہیں، جو صوبے کی معیشت کے لیے نقصان دہ ہے۔ ذرائع کے مطابق لاہور میں صرف دو کیسز میں ایک ارب 38 کروڑ روپے کا ٹیکس بنایا گیا، جو قواعد کے مطابق جائز نہیں تھا۔ سفارش کی گئی ہے کہ ایسے کیسز کو جائیداد کی منتقلی کی تعریف سے خارج کیا جائے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پالیسی میں اس تبدیلی سے ہاسنگ اور کاروباری شعبے کو نمایاں ریلیف ملے گا اور سرمایہ کاری میں اضافہ متوقع ہے۔

حلیم پلازہ میں آگ لگنے کے واقعہ کی تحقیقات کیلئے انکوائری کمیٹی تشکیل

دیگر دکانداروں، تاجروں کے نقصانات کا تخمینہ لگایا جائے، عبدالقہار ودان

پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے صوبائی صدر عبدالقہار خان ودان، سینئر صوبائی نائب صدر و ضلع کوئٹہ کے سیکرٹری سید شراف آغا، صوبائی نائب صدر مجید خان اچکزئی، صوبائی جنرل سیکرٹری کبیر افغان اور دیگر صوبائی ایگزیکٹیوز نے اپنے مشترکہ بیان میں کوئٹہ کے پرنس روڈ پر حلیم پلازہ میں آتشزدگی کے واقعہ کی تحقیقات اور تمام متاثرین کے نقصانات کے فوری ازالے اور معاوضہ کی ادائیگی کا مطالبہ کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حلیم پلازہ میں دکانوں اور قیمتی سامان کے جلنے سے دکانداروں، مزدوروں کو بڑے پیمانے پر مالی نقصانات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ شاپنگ سینٹر میں ہولناک آگ کے باعث 120 سے زائد دکانیں، کاؤنٹرز جلنے سے دوکانداروں کے کروڑوں روپے کے سامان، نقدی راکھ کا ڈھیر بن گئے۔ جن میں قیمتی موبائل فونز، لیپ ٹاپس، گارمنٹس، شوز، مختلف ایکسیسریز/سامان شامل ہیں اور اسی طرح پلازہ کے مالک کو سخت مالی نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پارٹی پہلے بھی حکومت سے مطالبہ کرچکی ہے کہ حلیم پلازہ میں آگ لگنے کے واقعہ کی تحقیقات کے لیے انکوائری کمیٹی تشکیل دیکر دکانداروں، تاجروں کے نقصانات کا تخمینہ لگایا جائے اور حکومت نقصانات کے فوری ازالے کے لیے اقدامات اٹھائے اور ساتھ ہی فائر بریگیڈ عملے کو مزید وسائل اور سہولیات فراہم کرنے اور ان کی حوصلہ افزائی کے لیے اقدامات کیئے جائیں۔ لیکن اب تک تحقیقاتی کمیٹی کے عدم تشکیل اور تاجروں کے نقصانات کا ازالہ نہ کرنا حکومتی بدنیتی پر مبنی اقدام ہے جس کے باعث تاجروں، دکانداروں میں سخت تشویش اور مایوسی پائی جاتی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ صوبے کے عوام، تاجر، دوکاندار اور بالخصوص مزدور طبقے کو پہلے ہی بدترین مسائل ومشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ روزگار نہ ہونے اور آئے روز مختلف عوامی روزگار کے ذرائع پر پابندیوں کے سلسلے نے غریب عوام کو فاقوں پر مجبور کردیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حلیم پلازہ کے دکانداروں میں ایسے افراد بھی شامل ہیں جنہوں نے تمام قیمتی سامان کوئٹہ شہر اور صوبے سے باہر کراچی، لاہور و دیگر شہروں سے قرض پر لے رکھا تھا اور اس وقت شدید مقروض ہوچکے ہیں۔ بیان میں ایک بار پھر صوبائی حکومت پر زور دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ بلا تاخیر تاجروں کے ہونیوالے نقصانات کا تخمینہ لگا کر فوری معاوضہ کی ادائیگی کے لیے اقدامات اٹھائے جائے تاکہ تاجروں، دکانداروں میں پائی جانیوالی تشویش اور مایوسی کا خاتمہ ہو اور وہ دوبارہ سے اپنے مزدوری، تجارت کو شروع کرکے اپنے بچوں کی کفالت

پسنی میں ٹرالر مافیا بے لگام، محکمہ فشریز خاموش، آبی حیات پر کلمت، اسپیاک، بدوک سے چر بندن تک غیر قانونی ٹرالنگ کا قہر، آبی حیات تباہ، ماہی گیرنانِ شبینہ کوترس گئے، فشریز افسران پر ملی بھگت کا الزام، فش کمپنی مالکان سوسائٹی پسنی کا وزیر اعلیٰ بلوچستان سے فوری

پسنی، ٹرالر مافیا بے لگام، ڈیوٹی میں غفلت برتنے والے محکمہ فشریز پسنی کے افسران کیخلاف اعلیٰ سطح کی تحقیقات کی جائیں، فش کمپنی مالکان کا مطالبہ

فیصلہ کن آپریشن کا مطالبہ، تفصیلات کے مطابق فش کمپنی مالکان سوسائٹی پسنی کے ترجمان نے اپنے ایک جاری کردہ بیان میں کہا کہ غیر قانونی ٹرالرز نے کلمت، اسپیاک، بدوک، زرین جبل، شمال بندن اور چر بندن کے سمندری حدود میں ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ جس سے نہ صرف آبی حیات کی نسل کشی ہو رہی ہے بلکہ مقامی ماہی گیروں کا معاشی قتل عام بھی جاری ہے۔ فش کمپنی مالکان سوسائٹی کے ترجمان نے محکمہ فشریز اور مقامی قیادت کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز پسنی کو بارہا اطلاع دینے کے باوجود کوئی کارروائی نہیں کی جارہی۔ ترجمان کا الزام ہے کہ سرکاری افسران اس تباہی میں برابر کے شریک ہیں۔ فش کمپنی مالکان سوسائٹی کے ترجمان نے ایم پی اے گوادر مولانا ہدایت الرحمان بلوچ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ الیکشن مہم کے دوران ٹرالر مافیا کے خاتمے کے لیے کھائی جانے والی قسمیں اور وعدے دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں۔ ٹرالنگ کی وجہ سے مقامی ماہی گیروں کے جال خالی رہ جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں ساحلی پٹی پر آباد ہزاروں خاندان فاقہ کشی پر مجبور ہیں۔ فش کمپنی مالکان سوسائٹی پسنی نے وزیر اعلیٰ بلوچستان * میر سرفراز بگٹی * سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ سمندری حدود میں ٹرالر مافیا کے خلاف فوری اور فیصلہ کن آپریشن کیا جائے۔ ڈیوٹی میں غفلت برتنے والے محکمہ فشریز پسنی کے افسران کے خلاف اعلیٰ سطح کی تحقیقات کی جائیں۔ ماہی گیروں کے جدی پشتی روزگار کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہنگامی اقدامات اٹھائے جائیں۔

واجہ غازی امان اللہ صالح نے زندگی بلوچی زبان اور ادب کے فروغ کیلئے وقف کردی تھی، صابر سہیل

واجہ غازی امان اللہ صالح کی آج پہلی برسی کے مناسبت سے ایک تعزیتی ریفرنس حاجی عبدالقیوم اکیڈمی سراوان میں منعقد ہوا واجہ غازی امان اللہ صالح نے اپنی پوری زندگی بلوچی زبان کے لئے وقف کردیا وہ ایک عظیم استاد ادیب اور شاعر تھے واجہ امان اللہ صالح کی پہلی برسی کے موقع پر تعزیتی ریفرنس دو حصوں پر مشتمل تھا۔ پہلے حصے میں غازی امان اللہ صالح کی زندگی اور ادبی خدمات پر روشنی ڈالی گئی اس دوران مقررین نے کہا کہ واجہ غازی امان اللہ صالح نے اپنی زندگی بلوچی زبان اور ادب کے فروغ کے لیے وقف کردی تھی، وہ ایک ادیب اور دانشور کے ساتھ ساتھ عظیم استاد تھے۔ جنہوں نے ہمیشہ معاشرے کی بہتری کے لیے جو رول ادا کیا وہ قابل تحسین ہیں انھوں نے واجہ امان اللہ صالح کو خراج عقیدت پیش کیا جبکہ پروگرام کے دوسرے حصے میں شعراء نے اپنے اپنے کلام پیش کیئے پروگرام کے پہلے حصے میں
واجہ محمد حنیف، عبدالقدیر، عباس ثاقب، لالا عمیر اور واجہ امان اللہ صالح کے فرزند امین اللہ جبکہ قاری
ممتاز نے امان اللہ صالح کے زندگی پر روشنی ڈالی اور حمد بھی پیش کیا۔ جبکہ شعراء نے
اپنے اپنے آشعار پیش کیئے جن میں صابر سہیل، عوض عاجز، لالہ عمیر،
بہار شاہ، عباس ثاقب، اور دیگر شامل تھے، تعزیتی ریفرنس میں
علاقے کے بزرگ اور نوجوانوں نے کثیر تعداد
میں شرکت کی۔ جن میں واجہ امان اللہ صالح کے فرزند
امداد غازی، ماسٹر فقیر جان راہی محمد عارف، واجہ محمد
حنیف، خلیل احمد، حاجی عبدالوھاب کریم جان،
عبدالرازق پنجگور کے سنیئر صحافی حضور بخش قادر، بلال
و انیل درویش نوجوان عرفان قادر، اللہ داد، ندیم شاد، اللہ
داد، نوروز قادر زمیر زیب، و دیگر نوجوانوں نے شرکت کی۔

صوبائی حکومت اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں ناکام

احتجاج میں مصروف ہے، عباداللہ

وار آن ٹیرر کی مد میں صوبے کو 800 ارب روپے ملے، مگر سابقہ فاٹا میں آج تک ایک پولیس اسٹیشن تک قائم نہیں کیا گیا

بطور وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی کی ذمہ داری بنتی ہے وہ صوبے پر توجہ دیں، مگر کابینہ تا حال نامکمل

ہے اور پی ٹی آئی کے بیشتر اراکین اہلیت سے محروم ہیں، اپوزیشن لیڈر ڈاکٹر عباد اللہ کا اسمبلی میں اظہار خیال

خیبر پختونخوا اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر ڈاکٹر عباداللہ نے حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اے پی ایس سانحے کے بعد قومی قیادت نے متحد ہو کر دہشتگردی کے خلاف فیصلہ کن اقدامات کیے، جس کے نتیجے میں نیشنل ایکشن پلان تشکیل پایا اور آپریشن ضربِ عضب کے ذریعے دہشتگردی میں نمایاں کمی آئی، مگر موجودہ صوبائی حکومت اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں ناکام نظر آتی ہے۔صوبائی اسمبلی میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر عباداللہ نے کہا کہ اے پی ایس واقعے کے بعد اس وقت کے وزیر اعظم میاں نواز شریف پشاور آئے، جہاں تمام سیاسی جماعتوں اور ملٹری قیادت کو اعتماد میں لیا گیا، حتیٰ کہ ڈی چوک پر احتجاج کرنے والے عمران خان کو بھی اجلاس میں مدعو کیا گیا۔ ان کے مطابق اسی مشاورت کے نتیجے میں نیشنل ایکشن پلان بنا اور ضربِ عضب کا آغاز ہوا جس سے دہشتگردی پر قابو پایا گیا۔اپوزیشن لیڈر نے دعویٰ کیا کہ پی ٹی آئی کے رہنما جنید اکبر نے اے پی سی میں خود اعتراف کیا کہ دہشتگردوں کو واپس لانے کی پالیسی انہی کی حکومت نے اپنائی۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں طالبان حکومت آنے پر عمران خان کا بیان بھی ریکارڈ پر ہے، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ''ہم نے افغان کو فتح کر لیا''۔ ڈاکٹر عباداللہ نے کہا کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت سب سے بڑی ذمہ داری صوبوں پر عائد ہوتی تھی۔صوبائی حکومت نے کمیٹی بنائی اور ان کیمرہ بریفنگ میں طے پایا کہ ٹی او آرز بنائے جائیں گے، تاہم حکومت نے معاملات کو قبل از وقت منظرِ عام پر لا کر سنجیدگی کو نقصان پہنچایا۔ ان کا کہنا تھا کہ وار آن ٹیرر کی مد میں صوبے کو 800 ارب روپے ملے، مگر سابقہ فاٹا میں آج تک ایک پولیس اسٹیشن تک قائم نہیں کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا واحد صوبہ ہے جس کی اپنی مکمل سی ٹی ڈی نہیں، جبکہ پنجاب 90 فیصد سیف سٹی منصوبے پر منتقل ہو چکا ہے۔ آج بھی صوبے کے لوگوں کو فرانزک سہولیات کے لیے لاہور جانا پڑتا ہے، حالانکہ آئی جی پولیس بریفنگ میں دہشتگرد نیٹ ورکس کے شواہد پیش کر چکے ہیں۔اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ گھر بار چھوڑنا ایک انتہائی تکلیف دہ عمل ہے اور اس پر سیاست نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ پختون عوام کئی برسوں سے اس کرب سے گزر رہے ہیں۔انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب اگست میں ٹی ٹی پی نے علاقوں پر قبضہ کیا تو اس وقت کمیٹی کیوں نہیں بنائی گئی؟ طے یہ ہوا تھا کہ دہشتگردوں سے مذاکرات، مقامی لشکر یا آپریشن میں سے کوئی ایک راستہ اختیار کیا جائے گا، جس پر صوبائی حکومت کے افسران نے بات چیت بھی کی، مگر بعد ازاں بیانات بدلنا غیر ذمہ دارانہ عمل ہے۔ڈاکٹر عباداللہ نے کہا کہ لاشوں پر سیاست نہ کی جائے اور باتوں اور اقدامات کے تضاد کو منافقت قرار دیا۔انہوں نے یاد دلایا کہ پہلی مرتبہ صوبے

کو بجلی کا خالص منافع اے جی این فارمولے کے تحت دیا گیا، مگر عمران خان کے دورِ حکومت میں یہ رقوم کیوں ادا نہیں کی گئیں۔ فاٹا اصلاحات کے دوران چار بجٹ منظور ہوئے، مگر مرجڈ اضلاع کو ان کا حصہ نہیں دیا گیا۔حکومت پر تنقید جاری رکھتے ہوئے اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ بطور وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ صوبے پر توجہ دیں، مگر کابینہ تا حال نامکمل ہے اور پی ٹی آئی کے بیشتر اراکین اہلیت سے محروم ہیں، جس کے باعث بیوروکریسی عملی طور پر حکومت چلا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ ایک طرف تیراہ برفباری کے باعث مشکلات کا شکار ہے اور دوسری طرف وزیر اعلیٰ احتجاجی سیاست میں مصروف ہیں، حالانکہ احتجاج اپوزیشن کا کام ہوتا ہے۔ڈاکٹر عباداللہ نے کہا کہ پی ٹی آئی کی سیاسی ثقافت نے پختون روایات کو مجروح کیا ہے۔ ان کے مطابق 2013ء میں صوبے پر 150 ارب روپے کا قرضہ تھا جو اب بڑھ کر 800 ارب روپے سے تجاوز کر چکا ہے، جبکہ بی آر ٹی کو چلانے کیلئے 600 کروڑ روپے کی سبسڈی دی جا رہی ہے۔آخر میں انہوں نے سوال اٹھایا کہ گزشتہ دو برسوں میں پورے صوبے میں کہاں کہاں نئے پرائمری اسکول قائم کیے گئے، حکومت واضح جواب دے۔

ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کا ڈاکٹروں کے خلاف

ایف آئی آر کے اندراج اور پولیس تفتیش پر تشویش کا اظہار

ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن (وائی ڈی اے) مردان ڈویژن نے مبینہ طبی غفلت کے معاملات میں ڈاکٹروں کے خلاف براہِ راست ایف آئی آر کے اندراج اور پولیس تفتیش پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پشاور ہائی کورٹ ایسے کیسز کے بارے میں واضح رہنمائی دے چکی ہے کہ فوجداری کارروائی سے قبل متعلقہ فورم کے ذریعے چھان بین اور ماہرین کی رائے ضروری ہے ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن مردان ڈویژن کے صدر ڈاکٹر سراج الاسلام نے کہا کہ پشاور ہائی کورٹ نے اپنے حالیہ فیصلے میں واضح ہدایات دی ہیں کہ مبینہ طبی غفلت کے معاملات میں ڈاکٹروں کے خلاف براہِ راست ایف آئی آر درج نہیں کی جائے گی اور نہ ہی مقامی تھانے کا کوئی تفتیشی افسر ایسے کیسز کی تحقیقات کرے گا۔انہوں نے 17 ستمبر 2025 کے فیصلے لیڈی ڈاکٹر نرگس بنام ریاست کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ عدالت نے واضح طور پر قرار دیا ہے کہ جب تک شکایت خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن میں دائر نہ ہو اور کمیشن ماہرین کی تحقیق کے بعد فوجداری کارروائی کی سفارش نہ کرے، پولیس ایف آئی آر درج نہیں کر سکتی۔ڈاکٹر سراج الاسلام نے کہا کہ ان واضح عدالتی احکامات کے باوجود اگر کوئی ایس ایچ او ہیلتھ کیئر کمیشن کی تحقیقاتی رپورٹ کے بغیر ایف آئی آر درج کرتا ہے تو یہ توہینِ عدالت کے زمرے میں آئے گا، اور ایسے ایس ایچ اوز کے خلاف وائی ڈی اے کے پلیٹ فارم سے کارروائی کا آغاز کیا جائے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ اسی سلسلے میں وائی ڈی اے مردان نے انسپکٹر جنرل پولیس خیبر پختونخوا کو باقاعدہ خط لکھ کر پشاور ہائی کورٹ کے فیصلوں پر مکمل عملدرآمد یقینی بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔

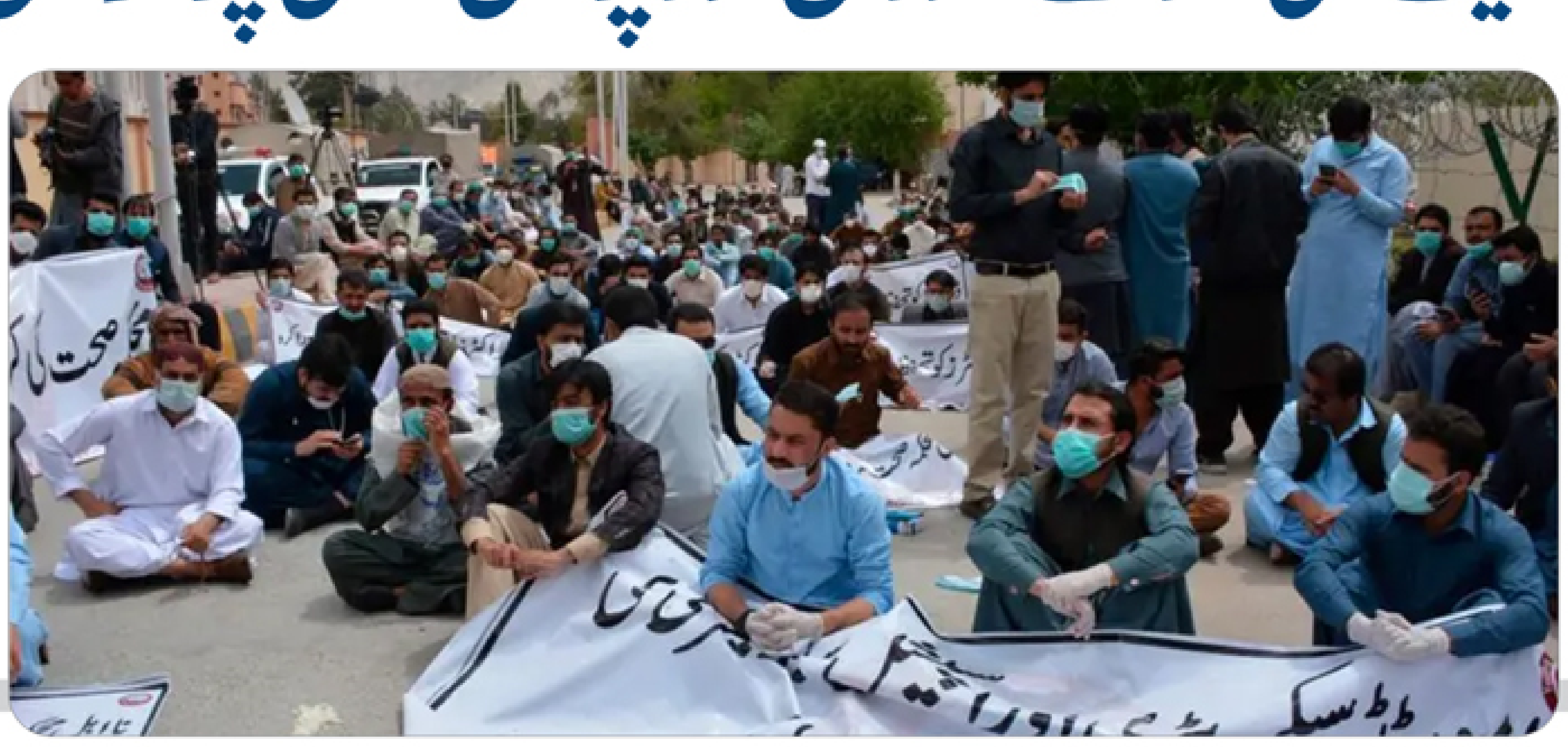

اکادمی ادبیات پاکستان کا بین الصوبائی اقامتی منصوبہ 2026

تحریر: شہزین فراز

(قسط نمبر 1)

صبح کے سات بج چکے تھے۔ شکر ہے میں نے رات گئے بیگ پیک کر لیے تھے۔ تازہ دم ہو کر کمرے سے باہر نکلی اور نیچے ریپشن کی جانب نگاہیں دوڑائیں۔ ایسی خاموشی؟ ایسا چیختا ہوا سکوت؟۔ ایسی اداسی؟ جیسے ساری رونقوں کو کھا کر آرام کر رہی ہو۔ کامن روم میں ہماری خدمت میں دس روز تک دن رات مشغول رہنے والے اکادمی ادبیات کے ملازمین سو رہے تھے۔ میں جانتی تھی کہ میری ایک آواز پر انہیں میری مدد کو دوڑے چلے آنا ہے، بغیر ماتھے پر کوئی شکن لائے، تاہم ان کی نیند میں خلل ڈالنے کو میرا دل نہیں مانا۔ میں نے بھاری بھرکم بیگ اپنے کمرے سے نیچے خود ہی اتار لیے۔ کیب کا انتظار کرتے کرتے میری نظریں یہاں وہاں گردش کر رہی تھیں۔ اکادمی کے حسن اور اس کے سکون سے غیر معینہ مدت تک میری آنکھیں محروم ہونے والی تھیں۔ آخر کار میں بوجھل دل کے ساتھ کیب میں بیٹھ کر اکادمی کی حدود سے باہر نکل آئی۔

میرا نام شہزین فراز ہے۔ شاعری کی مختلف اصناف پر طبع آزمائی کرتی ہوں۔ جب آپ زندگی کے ایسے پڑاؤ پر ہوں جہاں وقت پر نہ ملنے والی نعمتوں پر افسوس اور دیگر محرومیوں کی یاسیت کا احساس آپ کو چمٹے ہوئے ہو۔۔۔ ایسے میں اچانک شہرِ اسلام آباد کی خوش رنگ فضاؤں میں آباد ایک معتبر ادارے سے آپ کو کال موصول ہو کہ آپ بین الصوبائی اقامتی منصوبے کے تحت منتخب کر لیے گئے ہیں۔۔۔ یہ سب خزاں میں بہار والا معاملہ ہوتا ہے۔ خیر میرے ساتھ یہی معاملہ ہوا۔ تیاری کے لیے وقت قلیل تھا سو دن رات ایک کر دیئے اور بالآخر اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد پہنچ گئی۔

پہنچتے ہی مجھے کمرہ مل گیا۔ سامنے والے کمرے پر دستک دی تو پھولوں کے شہر پشاور سے تعلق رکھنے والی بسمہ (زبردست ناول نگار) باہر آئی، اور ہم ایسے ملے گویا برسوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔ برابر والے کمرے پر دستک دی تو فیصل آباد کے مضافات سے تعلق رکھنے والی نازو عروج (بہترین پنجابی اور اردو شاعرہ) سے پرتپاک سلام دعا ہوئی۔ اسی رات اکادمی کے کامن روم میں غیر رسمی نشست بھی ہوئی۔۔ تین سو تین درخواستوں میں سے بیس لوگ میرٹ پر چنے گئے تھے۔ اکادمی کے عہدیدار اختر رضا سلیمی صاحب نے بڑی محبت سے ہم سب کا استقبال کیا اور بہت ہی مشفق زاہد گلزار صاحب سے متعارف کرایا جن کی سرپرستی میں ہمیں یہ دس ایام گزارنے تھے۔ زاہد بھائی کے ساتھ دیگر شرکاء سے تعارف بھی ہوا اور اپنی اپنی تخلیقات کا حوالہ بھی دیا گیا۔

اگلے روز کوئٹہ سے تعلق رکھنے والی میری نٹ کھٹ روم میٹ لاریب (زبردست انگریزی شاعرہ) بھی پہنچ گئی۔ لاریب کے ساتھ ہر دن ایسا گزرا جیسے ہم کوئی بچھڑی ہوئی بہنیں ہوں۔ نازو عروج کی روم میٹ گانچھے بلتستان سے تعلق رکھنے والی آمینہ (عمدہ نثر نگار) سے بھی بہت محبت سے سلام دعا ہوئی۔ بسمہ کی روم میٹ زنیرہ (باکمال انگریزی شاعرہ) بھی کوئٹہ سے آئی تھی۔ ناشتے پر ہم چھ خواتین ایسے مل بیٹھیں جیسے برسوں کی شناسائی ہو۔ افتتاحی اجلاس میں بی بی امینہ صاحبہ، جو اکادمی میں نائب ناظمہ ہیں، بڑی شفقت و محبت سے ملیں اور میڈم نجیبہ عارف سے متعارف کروایا۔ میڈم نجیبہ عارف، اکادمی ادبیات کی چیئرپرسن، پہلی خاتون جنہوں نے اکادمی کی باگ ڈور اس وقت سنبھالی جب وسائل کی قلت کا سامنا تھا۔ یہ میڈم نجیبہ ہی تھیں جنہوں نے ایسے ایسے انوکھے پروگرام متعارف کروائے جن کا پہلے اکادمی میں شاید ہی کبھی تذکرہ ہوا ہو۔ ہمارا اقامتی منصوبہ بھی میڈم نجیبہ کے فکر انگیز منصوبوں میں سے ایک کامیاب منصوبہ تھا۔

ہم چھ خواتین کے علاوہ سندھ سے تعلق رکھنے والے نثری نظموں کے دو عمدہ شعراء روشن شیخ اور جی ایم لاڑک تھے۔ ان کے علاوہ عیسیٰ میمن تھا جس نے جیلوں میں لکھے جانے والے ادب پر کام کیا تھا۔ ہمارا ایک ساتھی اسکردو سے تعلق رکھنے والا منظور نظر تھا جو پہلے روز سے اپنے تعارفی شعر کی وجہ سے ہر دلعزیز ہو گیا تھا۔ پنجاب سے شاکر جتوئی (عمدہ پنجابی شاعر)، عرفان حیدر (زبردست نقاد و شاعر) جو ہم سب میں "خود کلامی کا دیوتا" کے نام سے مشہور ہوا، لقمان اسد (تجربہ کار کالم نگار و شاعر) جنہیں ہم سب لیّہ والے بھیّا کہہ کر چھیڑتے تھے، اور یوحنا جان (بہترین نقاد) تھے۔ خیبر پختونخوا سے ہمارے ساتھ عمر خان عمر (عمدہ پشتو شاعر) جو وہیل چیئر پر ہونے کے باوجود بھی اکادمی کی ہر سرگرمی میں سرگرم نظر آتا تھا، یہاں اس کے بھائی کا تذکرہ نہ کرنا زیادتی ہوگی جو سائے کی طرح اس کے ساتھ ساتھ تھا اور جس کی بدولت عمر اپنے خوابوں کی تعبیر ڈھونڈنے اسلام آباد آیا تھا، عمر کے علاوہ ہمارے ساتھ خرم شاہ (زبردست شاعر) اور ارشد سلیم صاحب تھے جو معروف ادیب سلیم راز صاحب کے فرزند ہیں، خود بہترین ادیب، کہانی کار اور محقق ہیں۔ آزاد کشمیر سے محمد مشتاق قادری صاحب (منفرد انداز کے شاعر) تھے۔

(جاری ہے)

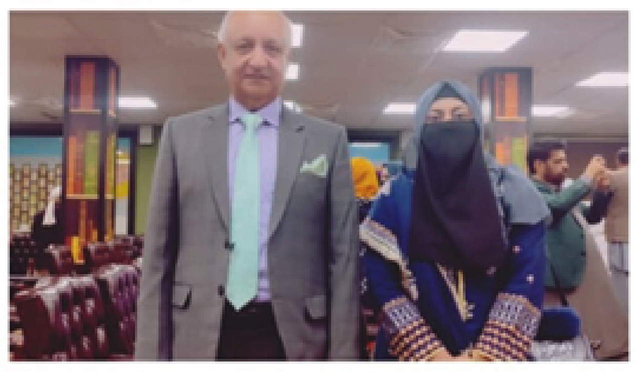

Over 200K+ Followers on social media now shining in print too

عالمی مشاعرہ بیادِ مرزاغالب

کلاسیکی روایت اور شعری شعور کی بازیابی

جہانِ امریکا

حمیرا گل تشنہ

آج کل ادب کے نام پہ پروگرام تو بہت ترتیب دیئے جارہے ہیں اور اساتذہ کے نام پہ شامیں برپا کرنے کا چلن بھی عام ہے مگر اساتذہ کے فکری اسلوب، روایات، کلاسیکل رنگ اور ادبی ذوق کو کہیں پس منظر میں دھکیل کر کمرشل بنیادوں پہ محفل میں رنگ بھرنے کی اپنی سی کوشش کی جاتی ہے جو وقتی طور پر نوجوان نسل کو متوجہ تو کر لیتے ہیں مگر ان کا ادبی ،اخلاقی، سماجی وفکری حوالے سے بہت نقصان ہوتا ہے عوامی شعور میں ایسی محافل کی وجہ سے شعری تقدس بہت بری طرح پامال ہوتا ہے شعر محض وقتی تفریح، نعرے بازی، بیہودہ ہوٹنگ اور فوری داد تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔

بزمِ اردو قطر کی طرف سے بیادِ غالب عالمی مشاعرہ کا جب دعوت نامہ موصول ہوا تو زیرِلب معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ ایک دعا بھی ذہن و دل کے نہاں خانوں میں مچلنے لگی کہ کاش بیادِ غالب برپا کی جانے والی محفل غالب کی فکری روایت کو محض یادگار کے طور پر نہیں بلکہ زندہ شعری معیار کے طور پر لے کے آگے چلے اور مشاعرے کا تاثر سطحی اثر پذیری کے بجائے فکری ربط، وقار اور کلاسیکی شعری اقدار کا حامل ہو اور جس کلاسیکی روایت کو زندہ رکھنے کے لئے اساتذہ کے نام پہ مشاعرے کا اہتمام کیا گیا ہے خدا کرے بعینہ ایسے ہی ہو جو سامعین کو محض محظوظ نہیں بلکہ متوجہ اور متفکر بھی کرے۔

شاعروں کے انتخاب کا علم نہیں تھا سانول عباسی جو اس مشاعرے کے منتظمین میں سے ایک ہیں ان سے استفسار پہ معلوم ہوا کہ پاکستان سے اختر عثمان وصی شاہ، عدنان بیگ، ڈاکٹر شہباز نیر ،ہندوستان سے فخر المتغزلین جلیل نظامی، راجیش ریڈی، محبّ وفا، امارات سے شہباز شمشی اور سعودی عرب سے حسان عارفی مدعو کئے گئے ہیں شاعروں کا انتخاب جان کر خوشی ہوئی کہ سینئر شعراء کرام میں ہندوستان سے راجیش ریڈی و جلیل نظامی بھی کلاسیکی شاعری کے نمایاں علمبردار ہیں اور انہوں نے کبھی بھی معیار پہ سمجھوتہ نہیں کیا ان کا کلام روایت سے جڑا ہوا، فکری طور پر مربوط اور کلاسیکی شعری اقدار کا امین ہے پاکستان سے آئے مہمان شعراء کرام میں سے وصی شاہ اور عدنان بیگ بھی روایات سے جڑے ہوئے لوگ ہیں اپنے مربوط خیال کی روانی و ترسیل میں اپنا الگ مقام رکھتے ہیں ان کے کلام میں جدت کا عنصر بھی کلاسیکیت کا چوغہ اوڑھے ہوئے ہے ان کے کلام میں فکری استدلال اور اسلوبی توازن نمایاں نظر آتا ہے اور جدید حسیت کے باوجود کلاسیکی شعری شعور سے گہری وابستگی کا حامل ہے جو انہیں علمی دنیا میں منفرد کرتا ہے۔

پاکستان سے اختر عثمان کا نام سنا تو ایک والہانہ خوشی ہوئی ان کا شمار عصرِ حاضر کے ان شاعروں میں ہوتا ہے جنہوں نے روایت کو محض ادبی ورثہ نہیں جانا بلکہ تخلیقی ذمہ داری کے طور پر برتا ہے آپ ایک سنجیدہ مزاج، روایت شناس صاحب فکر شاعر ہیں آپ کے کلام میں کلاسیکی شعری اقدار، غزل کی تہذیب، زبان کی شائستگی اور معنی کی تہہ داری واضح جھلکتی ہے محض مصرع آرائی یا وقتی تاثر کے قائل نہیں بلکہ شعر کو فکری تجربے اور تہذیبی شعور کے ساتھ برتنے کے عادی ہیں ان کے ہاں روایت جامد نہیں بلکہ زندہ اور مکالمہ کرتی ہوئی نظر آتی ہے ان کا کلام نہ ماضی پرست معلوم ہوتا ہے نہ روایت گریز اور کلاسیکی شعری اقدار جامد صورت نہیں بلکہ جدید حسیات کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر سامنے آتی ہیں ان کے خیال کی سنجیدگی، متین آہنگ اس امر کا ثبوت ہے کہ ان کی موجودگی کسی بھی ادبی محفل کے معیار و علمی وقار میں واقعی اضافہ کرتی ہے۔

مشاعرے میں حاضری ہوئی تو سب سے پہلے منتظمین کے اخلاق و انتظام نے بہت متاثر کیا مشاعرے کا انتظام اپنے عنوان اور ادبی نصب العین کی طرح کلاسیکی تہذیب کا آئینہ دار تھا منتظمین کا طرزِ عمل، نشست و برخاست، اور مہمان نوازی یوں محسوس ہوئی جیسے ماضی بعید کی تہذیب کے وضع دار اور طرحدار نمائندے کسی ادبی روایت کی پاسبانی پر مامور ہیں انتظام اور ماحول میں رکھ رکھاؤ اور سنجیدگی نمایاں تھی ہر آنے والے کا استقبال ،گفتگو میں شائستگی، بڑوں کی تکریم ،چھوٹوں سے شفقت ،خواتین کا احترام غرض کہ اخلاقی و انتظامی حوالے سے ہر اک ادا میں نظم و ضبط واضح نظر آتا تھا۔

مشاعرہ اپنے ابتداء سے آخر تک مسحور کر دینے والے تاثر پہ قائم رہا شاعروں کا انتخابِ کلام اس امر کی شہادت دے رہا تھا کہ شعراء کرام مشاعرے کو محض ایک پروگرام نہیں بلکہ ایک ادبی روایت کے طور پہ آگے لے کے چل رہے ہیں نوجوان شاعروں کے کلام میں بھی وقتی لوچ یا جذبات کو برانگیختہ کرنے والے کلام کی بجائے بامعنی سنجیدہ فکر کی نمایاں نظر آتی تھی ان کا مربوط خیال، لب ولہجہ، جاندار آہنگ کلاسیکی روایت سے جڑا ہوا محسوس ہوتا تھا اور یہاں سامعین کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ جہاں کمرشل مشاعروں میں اکثر یہ عذر پیش کیا جاتا کہ عوام کی فرمائش پہ ایسا کیا جارہا ہے ایسا ہرگز ہرگز نہیں محسوس ہوا بلکہ یہ ایک مخصوص فکر کے کمرشل گروہ کے خیالات کی تسکین کے علاوہ کچھ بھی نہیں اس مشاعرے میں موجود باذوق سامعین نے ثابت کیا کہ وہ ایسی ہی کسی ادبی روایت سے جڑے ہوئے لوگ ہیں جو آہستہ آہستہ ان کے ہاتھوں سے سرکائی جارہی ہے بلکہ سامعین کے والہانہ لہجوں میں اس بات کا برملا اظہار تھا کہ جیسے وہ کسی کو باور کروا رہے ہوں کہ ایسے ہوتی ہیں ادبی محفلیں یہ ہے وہ روایت جو ہماری رگوں میں دوڑتی ہے۔

بیادِ غالب عالمی مشاعرہ اس عمومی رویے کے خلاف ایک خاموش مگر بامعنی احتجاج تھا۔ یہاں شعر کو آواز کے زور پر نہیں بلکہ معنی کے وقار پر پیش کیا گیا اس محفل نے اس حقیقت کو نمایاں کیا کہ حقیقی ادب وہی ہے جو روایت سے جڑا ہو جو حال کو فکری سمت عطا کرے اور یہی وصف اس مشاعرے اور اس میں شریک شعراء کرام کا امتیاز تھا۔

میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ "بیادِ غالب عالمی مشاعرہ" اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ کلاسیکی محفلیں و شاعری قصہء پارینہ یا ماضی بعید کی کوئی یادگار نہیں بلکہ عصرِ حاضر کی فکری ضرورت ہیں اس مشاعرے کے منتظمین مبارکباد کے مستحق ہیں جنہیں زمانی ضرورت کا اس خوبصورتی سے ادراک تھا اور ایک بات جان کر بہت خوشی ہوئی کہ ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جو ہماری اس گم ہوتی ہوئی سنجیدہ روایت کے نہ صرف واقفِ حال ہیں بلکہ اس کی بازیافت کی کوشش میں ہیں تاکہ ایک ایسی روایت کو زندہ کریں جس کی بنیاد فکر، تہذیب اور معنوی وقار پر استوار تھی اور استوار ہو اس مشاعرے نے ثابت کیا کہ شعر محض آواز نہیں بلکہ شعور کو بیدار کرنے والا ایک طلسم ہے اور داد محض شور نہیں بلکہ فہم و فراست و متانت کی علامت ہےمشاعرے میں شاعروں کے کلام و سامعین کی داد و تحسین نے ثابت کیا کہ شاعری کمرشل دباؤ سے آزاد ہو کر گہرا مطالعہ ،فکری روایت اور کلاسیکی رنگ میں جدید حسیات کو نظر انداز کئے بنا جب سماعتوں سے ملتی ہے تو سماعتوں پہ پڑنے والے ہتھوڑوں کی طرح فقط صوت نہیں رہتی بلکہ شعور کو مخاطب کرتی ہوئی، فکر کو للکارتی ہوئی ایک ایسی مدھرتا میں ڈھل جاتی ہے جو تہذیبی۔ فکری و ادبی اقدار کو بقا و دوام بخشتی ہے۔

آخری بات کہ ایسی محفلیں برپا کرنے کی انتہائی ضرورت ہے جس سے اردو ادب کے سنجیدہ اور کلاسیکی شعری مزاج کو عوامی سطح پر متعارف کرایا جائے اپنی فکری روایت تہذیبی وقار سے اپنی نسلوں کو روشناس کرایا جائے اور ایسا بھی نہیں کہ جدید لب ولہجہ حسیات اور ان کے اظہار کو پس پشت ڈال دیا جائے ہاں لیکن انہیں بیمار بھی نہ کیا جائے۔ صرف ایسی ہی صورت میں ہم اپنی بقا کے زینوں پہ بنا کسی سہارے کے ٹھہر سکتے ہیں۔ کیونکہ، ہمیشہ مضبوط بنیادوں پہ بنی عمارت ہی دیرپا قائم رہتی ہے دلدلی زمینوں پہ بنائے ہوئے محل بھی اپنا وجود و وقار کھو بیٹھتے ہیں۔

سوسائٹی فار پروموشن آف ریڈنگ اینڈ امپروومنٹ آف لائبریریز (اسپرل) اور لائبریری انفارمیشن انوویٹرز کے زیرِ اہتمام پہلا کالج لائبریرین سمپوزیم

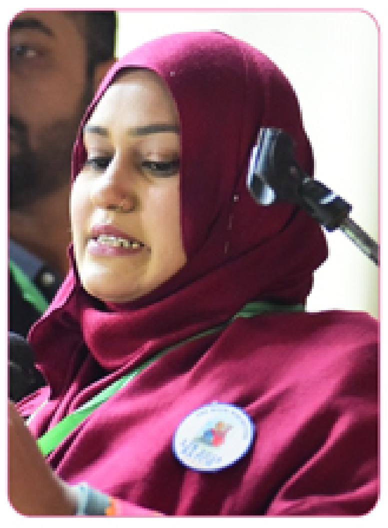

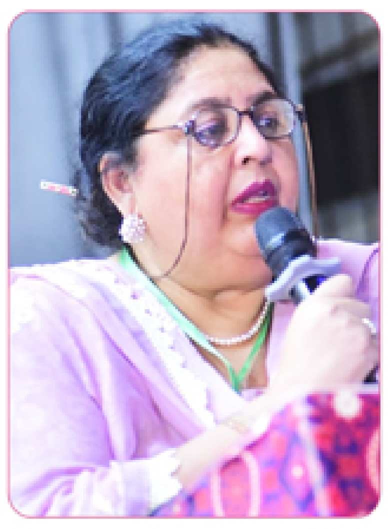

رپورٹ: ربیعہ علی فریدی

سوسائٹی فار پروموشن آف ریڈنگ اینڈ امپروومنٹ آف لائبریریز (اسپرل) بااشتراک لائبریری انفارمیشن انوویٹرز کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والا ''پہلا کالج لائبریرین سمپوزیم'' 28 جنوری 2026 کو آدم جی گورنمنٹ سائنس کالج کراچی میں منعقد ہوا۔ اس سمپوزیم کا مقصد کالج لائبریریز کو درپیش مسائل، جدید تقاضوں، تحقیقی رجحانات اور لائبریری کے بدلتے ہوئے کردار پر جامع مکالمہ قائم کرنا تھا۔

سمپوزیم کی مہمانِ خصوصی صدرِ شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس جامعہ کراچی ڈاکٹر رفعت پروین صدیقی تھیں، جبکہ مہمانانِ اعزازی میں ڈاکٹر رئیس احمد صمدانی، پرنسپل آدم جی گورنمنٹ سائنس کالج پروفیسر ناصر اقبال اور ڈاکٹر فرحت حسین شامل تھے۔ سمپوزیم کے پہلے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر رئیس احمد صمدانی نے کی۔ تلاوتِ کلامِ پاک کی سعادت سید فصیح اللہ نے حاصل کی، جس کے بعد قومی ترانے کے ساتھ تقریب کا باضابطہ آغاز ہوا۔ نظامت کے فرائض جواہر علیم اور شہزاد ترین نے انجام دیے، جبکہ عامر سبحانی اور ربیعہ علی فریدی نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

سمپوزیم کے پہلے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر رئیس احمد صمدانی نے کی اپنے خطاب میں انھوں نے کہا کہ اپنے 35 سالہ پیشہ ورانہ کیریئر میں وہ اس نوعیت کا کالج لائبریرین سمپوزیم منعقد نہ کر سکے، اس لیے اس اقدام کو وہ نہایت خوش آئند قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کالج لائبریرین ایسے طلبہ و طالبات کو خدمات فراہم کرتے ہیں جو سیکھنے کے ایک نازک اور فیصلہ کن مرحلے میں ہوتے ہیں، اور اگر انہیں کتاب اور لائبریری کی اہمیت کا شعور دیا جائے تو وہ مستقبل میں معاشرے کے مثبت اور فعال رکن ثابت ہو سکتے ہیں۔

پرنسپل آدم جی گورنمنٹ سائنس کالج پروفیسر ناصر اقبال نے کالج لائبریریز کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ پہلے کالج لائبریرین سمپوزیم کا انعقاد ان کے ادارے میں ہونا باعث اعزاز ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور کے تحقیقی اور تدریسی تقاضوں سے ہم آہنگ ہونا ناگزیر ہے اور اس مقصد کے لیے ایسی علمی تقریبات کا انعقاد تسلسل کے ساتھ ہونا چاہیے۔ انہوں نے ڈیجیٹل لائبریری کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ طلبہ و طالبات کا کتاب اور لائبریری سے رشتہ قائم رکھنا لائبریریز کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے ربیعہ علی فریدی اور چیف لائبریرین فرحین محمود کو مستقبل میں بھی ایسے پروگرام منعقد کرنے کی حوصلہ افزائی کی اور آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے محتاط اور بامقصد استعمال پر زور دیا۔

لائبریرین عامر سبحانی نے کہا کہ کالج لائبریریز کی طویل خدمات کے اعتراف کے لیے یہ پہلا عملی سمپوزیم ہے۔ انہوں نے تمام لائبریریز سے اپیل کی کہ وہ طلبہ میں کتاب دوستی کو فروغ دیں اور انہیں مثبت و کارآمد شہری بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ ربیعہ علی فریدی نے کہا کہ یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوگا بلکہ آئندہ برس کالج لائبریریز خود اس ذمہ داری کو آگے بڑھائیں گے۔ ان کے مطابق ایسے پروگرام نہ صرف پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ شخصی تعمیر میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں، اور ٹیم اسپرل لائبریرین شپ کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔

سمپوزیم کے پہلے سیشن میں چھ شرکاء نے تحقیقی مقالات پیش کیے جن میں سید اظہار حسین، ڈاکٹر سلمیٰ نسیم وفا، زارا رحمٰن، ڈاکٹر یوسف علی اور شہزاد ترین شامل تھے۔ سیشن کے اختتام پر ڈاکٹر یوسف علی نے تمام مقالات پر تبصرہ پیش کیا۔ اس موقع پر شرکاء کے لیے وائٹل چائے کے تعاون سے چائے کا وقفہ رکھا گیا۔ بعدازاں مزید تحقیقی مقالات پیش کیے گئے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد دوسرے مرحلے میں پروفیسر رستم علی بروہی، اعجاز احمدانی اور اویس منور علی نے اپنے مقالات پیش کیے۔ تمام مقالہ نگاروں میں شیلڈز تقسیم کی گئیں۔

تیسرا سیشن ''آتھر انٹریکشن سیشن'' کے عنوان سے منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر رئیس احمد صمدانی، ڈاکٹر فرحت حسین، ڈاکٹر لیاقت علی راہو، ڈاکٹر آمنہ خاتون اور سعودی عرب سے آن لائن شریک اسپرل کے صدر اکرام الحق نے گفتگو کی۔ اس سیشن کی میزبانی ڈاکٹر محمد یوسف علی نے کی۔ ڈاکٹر رئیس احمد صمدانی نے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ سابق وزیرِ اعظم پاکستان شہید ذوالفقار علی بھٹو وہ واحد حکمران تھے جنہوں نے پچاس ہزار کتب خانوں کے قیام کا اعلان کیا تھا، اور پاکستان نیشنل سینٹر اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ دنیا تیزی سے ڈیجیٹلائزیشن کی جانب بڑھ رہی ہے، مگر ہمارے کالج لائبریری نظام کو حکومتی عدم توجہ کا سامنا ہے، جس کے لیے سنجیدہ جدوجہد درکار ہے۔

ڈاکٹر فرحت حسین نے کہا کہ مصنف ہمیشہ کسی مقصد کے تحت کتاب لکھتا ہے۔ انہوں نے صحافتی اور تدریسی تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے مطالعہ اور تحریر کے تسلسل کی اہمیت پر زور دیا۔ اسپرل کے صدر اکرام الحق نے آن لائن خطاب میں کہا کہ کتابیں مصنفین کے لیے ایندھن کی حیثیت رکھتی ہیں اور بچوں میں مطالعے کی عادت گھر سے پروان چڑھنی چاہیے۔ انہوں نے کتابوں کو تحفے کے طور پر دینے کی روایت عام کرنے پر زور دیا۔

مہران یونیورسٹی کے آئی ٹی مینیجر ڈاکٹر لیاقت علی راہو نے کہا کہ ان کی حالیہ کتاب کا مقصد لائبریری پروفیشنلز کو ٹیکنالوجی کے میدان میں درپیش مسائل کے حل میں مدد فراہم کرنا ہے۔ ڈاکٹر آمنہ خاتون نے لائبریریز کے درمیان تعاون اور اتحاد کو فروغ دینے پر زور دیتے ہوئے مطالعے کے فروغ کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔

چوتھا سیشن پینل ڈسکشن پر مشتمل تھا جس میں پروفیسر عامر سبحانی، ڈاکٹر آمنہ خاتون اور سید منور علی نے شرکت کی، جبکہ اس سیشن کی میزبانی ربیعہ علی فریدی نے کی۔ مقررین نے کالج لائبریریز کو درپیش انتظامی اور مالی مسائل پر مدلل گفتگو کی۔

اس موقع پر اسپرل کی جانب سے 20 گریڈ پر تقرری حاصل کرنے والے سینئر چیف لائبریرین فرحین محمود، سید منور علی اور پروفیسر رستم علی بروہی کو سروس ایوارڈز دیے گئے، جبکہ 19 گریڈ پر ترقی پانے والے پروفیسر عامر سبحانی کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔

اختتامی اجلاس میں اسپرل کے روحِ رواں سمیم کاردار نے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر رفعت پروین صدیقی اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ سمپوزیم کا بنیادی مقصد کالج لائبریریز کے مسائل کی نشاندہی اور ان کے حل کے لیے مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنا تھا، جس کے لیے ایک قرارداد بھی پیش کی گئی جسے تمام لائبریریز نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر رفعت پروین صدیقی نے ٹیم اسپرل اور لائبریری انفارمیشن انوویٹرز کو مبارکباد دیتے ہوئے مستقبل میں بھی ایسے علمی اقدامات کی حمایت کا اعلان کیا۔ گروپ فوٹو اور یادگار لمحات کے ساتھ پہلا کالج لائبریرین سمپوزیم اختتام پذیر ہوا۔

عمان، مسقط میں عظیم الشان محفل مشاعرہ

عذرا علیم

میڈیا ڈائریکٹر

پاکستان سوشل کلب عمان عبوری کمیٹی

عمان کے شہر مسقط میں ایک عظیم الشان اور تاریخی محفل مشاعرہ کا کامیابی سے انعقاد کیا گیا، جو اردو ادب اور ثقافتی ہم آہنگی کے لیے ایک قابل فخر لمحہ ہے۔ سفارت خانہ پاکستان عمان کی سرپرستی میں پاکستان سوشل کلب عمان کے تعاون سے اس باوقار ادبی شام کا انعقاد کیا گیا جسے حمدان ایکسچینج نے روی کے گرینڈ الفلج ہال میں فخریہ انداز میں پیش کیا، محفل مشاعرہ کے مہمان خصوصی عزت مآب سفیر پاکستان ڈاکٹر سید نوید صفدر بخاری، مہمان اعزاز شیخ سید فیاض علی شاہ بانی وچیئر مین SFG اور مہمان ذی وقار غلام فرید جنرل مینجر حمدان ایکسچینج تھے۔

عمان کی معروف شخصیات کے ساتھ ساتھ تقریب میں عمان میں مقیم مختلف علاقوں سے تشریف لائے تقریباً 2000 حاضرین نے شرکت کی، اس محفل مشاعرہ کی بے پناہ مقبولیت اور کامیابی منتظم اعلی قمر ریاض کی مرہون منت رہی۔ آپ ایک معروف اور محترم شاعر بھی ہیں، آپ نے اس پروقار تقریب کے تصور کو عملی شکل دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ معاون اعلی عثمان ہاشمی کی منصوبہ بندی اور حکمت عملی نے محفل مشاعرہ کو شاندار کامیابی سے ہم کنار کیا۔۔ ایلیٹ گروپ کے ممبران احمد گھمن، زاہد شکور، محمد آصف، بلال یوسف، ویلیم جان، امیر حمزہ، بلال مبشر، عدنان ہاشمی، ابراہیم احمد اور دیگر ممبران نے انتہائی خوش اسلوبی سے باہمی یکجہتی کے ساتھ محفل مشاعرہ کی باگ ڈور کو سنبھالے رکھنے میں اپنا پرخلوص تعاون پیش کیا۔ اپنی فنی اور تکنیکی مہارت کے ساتھ تقریب کے روح رواں ڈائریکٹر محسن شیخ نے محفل مشاعرہ کی بصری خوبیوں کو خوبصورتی سے اجاگر کیا جن میں ڈیجیٹل اسکرین گیلری کے مناظر کی جھلکیوں پر کیے گئے غیر معمولی کام نے مشاعرہ کی خوبصورتی میں اضافہ کیا۔ مشاعرے کی توجہ کا مرکز معروف اے آر وائی اینکر وسیم بادامی کی موجودگی تھی، جنھوں نے نہایت خوش اسلوبی سے پروگرام کی میزبانی کی۔ ان کے دلکش انداز کو حاصرین نے بے حد سراہا اور ان کے ساتھ مقامی معروف میزبان شاعرہ وادیبہ عذرا علیم کی شمولیت نے محفل مشاعرہ کی اس شام کو غیر معمولی دلکش بنا دیا۔

مشاعرہ کو مہمان اعزاز

انتہائی قابل احترام شیخ اور پاکستانی کمیونٹی کے ممتاز رہنما سید فیاض علی شاہ نے اپنی شرکت سے محفل کو سرفراز کیا۔ ڈاکٹر انعام الحق جاوید کی صدارت میں محفل مشاعرہ میں شرکت فرمانے والے دیگر معروف شعرائے کرام میں عباس تابش، تہذیب حافی، احمد سلمان، حمیدہ شاہین، یونس تحسین، اکرام عارفی، خالد ندیم شانی اور برطانیہ میں مقیم شاعر مروت احمد، سید اقبال ترمذی اور عمیر رضی شامل تھے۔ دلگداز شاعری نے حاضرین محفل کو دل کی گہرائیوں سے متاثر کیا اور پورا ہال داد و تحسین کے ساتھ تالیوں سے گونجتا رہا۔ عمان میں تعینات پاکستان کے سفیر ڈاکٹر سید نوید صفدر بخاری نے منتظمین کی کاوشوں کو سراہا اور کمیونٹی کو یقین دلایا کہ پاکستان سوشل کلب عمان کے پلیٹ فارم کے تحت مستقبل میں بہت سی ثقافتی اور ادبی تقریبات کا انعقاد کیا جائے گا۔ نیز انھوں نے کثیر تعداد میں شرکت پر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان ذی وقار حمدان ایکسچینج کے جنرل مینیجر غلام فرید نے محفل مشاعرہ کے اختتام پر تمام شرکاء، مہمان خصوصی، مہمان اعزاز، شعراء، منتظمین، معاونین اور حاضرین محفل کا مشاعرہ کو کامیاب بنانے پر تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ منتظم اعلی قمر ریاض نے بھی عمان کا سفر کرنے والے مہمان شعراء کرام کو خصوصی طور پر خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے حمدان ایکسچینج اور دیگر معاونین جن میں چوہدری محمد اسلم، سید فیاض گروپ، بلال یوسف، احمد رضا قادری، برائٹ اسٹار، چوہدری۔ محمد احسن، نیسپاک، نسیم البطینہ، ذوالفقار، حسینہ جیولرز، حاجی محمد بوٹا، اور ملک محمد الیاس کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا۔۔ عمان میں اس محفل مشاعرہ کی کامیابی نے اردو زبان وادب کی ترویج وترقی کو بام عروج پر پہنچایا۔ تقریب کے اختتام پر راوی ریسٹورانٹ کی جانب سے حسب روایت شعرا کرام اور مہمانوں کے لیے ایک پرتکلف ضیافت کا اہتمام بھی کیا گیا۔

چیف ایڈیٹر : شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر : شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ

PAKISTAN WATCH

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3